[illegible]

[illegible]

مثنوی

سحر البیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہشتی زیور

کا

گیارھواں حصہ

ملقب بہ

بہشتی گوہر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ رسالہ **بہشتی گوہر** تتمہ بہشتی زیور کا ہے جو اس کے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصے کے ختم پر اس تتمہ کی اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اس کے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہیہ متداولہ سے نقل کرنیکی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے ایک طالب علمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اسمیں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات کے بھی لے لئے گئے کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل ضروریہ اسمیں رہ گئے ہوں اسلئے عام ناظرین سے درخواست ہے کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرماویں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جاوے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اسکے اخیر میں مثل اضافات حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرماویں چونکہ اسمیں تتمہ ہے جنمیں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے ان کے مناسب اسکا تجربہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھ دیا جاویگا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے سو مناسب ہے اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہو گا کہ جب کوئی مرد یا کوئی عورت کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اسکے کہ اس کا آئندہ حصہ شروع کیا جاوے اس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اس کے ساتھ دیکھ لیا جاوے پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسی طرح اسکا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے وعلیٰ ہذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر وہو الوافی من کل ضیر کتبہ اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

تتمہ حصۂ اوّل

بہشتی زیور

اصطلاحات ضروریہ

جاننا چاہئے کہ جو احکام الٰہی بندوں کے افعال اعمال کے متعلق ہیں اُن کی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔ مباح۔

(۱) فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اُس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جو اُس کا انکار کرے وہ کافر ہے پھر اُس کی دو قسمیں ہیں فرض عین۔ اور فرض کفایہ۔ فرض عین وہ ہے کہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اُس کا بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنج وقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائیگا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے جیسے جنازے کی نماز وغیرہ۔

(۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اُس کا بلا عذر ترک کرنیوالا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اُس کا انکار کرے وہ فاسق ہے کافر نہیں۔

(۳) سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور اُس کی دو قسمیں ہیں سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ۔ سنت موکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اُس کی عادت ترک کرنے والا فاسق

اور گنہگار رہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیگا۔ ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔ مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اُس کے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے۔

سنت غیر موکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو اُس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اس کو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اس کو فقہا کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

(۵) حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اُس کا منکر کافر ہے اور اُس کا بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اُس کا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اُس کا بغیر عذر ترک کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۷) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں عذاب نہو۔

(۸) مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور کرنے میں عذاب نہو۔

کتاب الطہارت

پانی کے استعمال کے احکام

مسئلہ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جسکے تینوں وصف نجاست کیوجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا درست ہے نہ مٹی وغیرہ میں ڈالکر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اُس کا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈال کر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکا کرنا درست ہے (عالمگیری) **مسئلہ** دریا ندی اور وہ تالاب جو کسی کی زمین میں نہوا ور وہ کنواں جس کو بنانیوالے نے وقف کر دیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں کہ کسی کو اُس کے استعمال سے منع کرے یا اُس کے استعمال میں ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ دریا یا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہو جانیکا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کر دے **مسئلہ** جو تالاب یا کنواں کسی کی زمین میں ہو اُس سے انسان اور دوسرے حیوانوں کو پانی پینے کا حق ہے اور مالک کو اُس سے منع کرنیکا اختیار نہیں ہاں پینے کے سوا اور کسی ضرورت میں بے اجازت مالک کے استعمال کرنا درست نہیں مثلاً اُس سے کھیت کی آب پاشی کرنا **مسئلہ** دریا یا تالاب کنوئیں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اُس پانی کا مالک ہو جائیگا اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں **مسئلہ** جو کنواں یا تالاب کسی کی زمین میں ہو تو مالک کو اختیار ہے کہ لوگوں کو اس کنوئیں یا تالاب سے پانی نہ بھرنے دے بشرطیکہ اس کے قریب زیادہ سے زیادہ ایک میل کی دوری پر کہیں اور پانی ہو اور اگر اتنی دوری پر اور کہیں پانی نہیں منع کرسکتا **مسئلہ** لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں رستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو و غسل درست نہیں ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے **مسئلہ** اگر کنوئیں میں ایک ڈھینگی گر

جاوے اور ثابت نکل آوے کنواں ناپاک نہیں ہوتا (درمختار)

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ غلہ گاہنے کیوقت یعنی جب اُس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کریں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہوجائیگا اسلئے کہ یہاں ضرورت نہیں **مسئلہ** کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اُسکو اور اسی طرح اُن کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہیں گے اور تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینے سے معلوم نہ ہو **مسئلہ** بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اسکو ناپاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج سوائے چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علما کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اُس کو پاک کرنا ضروری ہوگا **مسئلہ** راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ اسمیں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو (مراقی الفلاح ص۸۵) **مسئلہ** نجاست اگر جلائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ وہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے (شامی ج ا ص۲۳۳) **مسئلہ** نجاست کے اوپر جو گرد وغبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کرکے اس کو تر نہ کردیا ہو (شامی ص۲۳۴ ج ا) **مسئلہ** نجاستوں سے جو بخارات اُٹھیں وہ پاک ہیں (شامی ص۲۳۳ ج ا) پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں (شامی ص۲۵۵) لیکن اُن کا کھانا درست نہیں **مسئلہ** کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت حلوا وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں (شامی ص۲۵۵ ج ا) **مسئلہ** مشک اور اُس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ **مسئلہ** سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے (خزانۃ المفتیین و عالمگیری) **مسئلہ** گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے (خزانۃ المفتیین) **مسئلہ** سانپ کی کیچلی پاک ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جائے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا **مسئلہ** مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے **مسئلہ** سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اُس کے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کیچلی پاک ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے **مسئلہ** اگر

کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائے گی اور معاف ہوگی ہاں اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائیگی اور معاف نہوگی (خزانۃ المفتیین) مسئلہ دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے (خزانۃ المفتیین) مسئلہ چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں مسئلہ پاک کپڑا برتن نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جاویں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ محاورے میں اس کو ماء مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں مسئلہ مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں (شامی ص ج۱) مسئلہ زمزم کے پانی سے بیوضو کو وضو نہ کرنا چاہیے اور اسی طرح وہ شخص جسکو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے (مراقی الفلاح ص) مسئلہ عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل مکروہ ہے (شامی) مسئلہ جن مقاموں پر خدا تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل مکروہ ہے مسئلہ تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائیگا بشرطیکہ گرم ہونے کے بعد نجاست کا اثر نہ رہے (شامی ص ج۱) مسئلہ ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ الگ نجاست چھپا دی اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے تو وہ پاک ہے (خزانۃ المفتیین) مسئلہ ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنا لیا جا تو پاک ہو جائیگا مسئلہ فصد کے مقام یا اور کسی عضو کو جو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے (شامی ص ج۱) مسئلہ ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دور نہو (شامی ص ج۱) مسئلہ اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہو اس کی جگہ پر رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے

اور وہ اچھا ہو جائے تو اُس کو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جائیگا (شامی ج۱) مسئلہ ایسی ناپاک چیز کہ جو چکنی ہو جیسے تیل گھی مردار کی چربی۔ اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اسقدر دھوئی جائے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائیگی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو (شامی ج۱) مسئلہ ناپاک چیز پانی میں گرے اور اسکے گرنے سے چھینٹیں اڑکر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اُس نجاست کا کچھ اثر اُن چھینٹوں میں نہو (مراقی الفلاح) مسئلہ دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائیگا نماز اُس پر درست نہیں (خزانۃ المفتیین) مسئلہ مرغی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اُس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دیجائے جیساکہ آجکل انگریزوں اور اُن کے ہم نشیں ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی مسئلہ چاند یا سورج کی طرف پائخانہ یا پیشاب کیوقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے (شامی) نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پائخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جسکے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اسقدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا اُن کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہکر اپنی طرف آئے مکروہ ہے (شامی خزانۃ المفتیین)

پیشاب پائخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیئے

بات کرنا بلا ضرورت کھانسنا کسی آیت یا حدیث یا اور متبرک چیز کا پڑھنا ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتہ یا کسی معظم کا نام ہو یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا۔ بلا ضرورت لیٹ کر کھڑے ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (خزانۃ المفتیین و شامی و مراقی الفلاح)

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی۔ کھانے کی چیزیں لید اور کل ناپاک چیزیں وہ ڈھیلہ یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو

پختہ اینٹ۔ ٹھیکری۔ شیشہ۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا۔ پیتل وغیرہ کوئلہ۔ چونا (مراقی الفلاح) اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ (طحطاوی وخزانۃ المفتیین) وہ چیزیں جس کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا عرق وغیرہ آدمی کے اجزا جیسے بال ہڈی گوشت وغیرہ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ درختوں کے پتے۔ کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ زمزم کا پانی دوسرے کے مال سے بلا اُس کی اجازت ورضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُن کے جانور نفع اُٹھائیں ان تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے (شامی وطحطاوی)۔

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

پانی مٹی کا ڈھیلا پتھر کپڑا اور کل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کریں بشرطیکہ مال اور محترم نہوں (درمختار ومراقی الفلاح وخزانۃ المفتیین)۔

وضو کا بیان

مسئلہ داڑھی کا خلال کرے اور تینوں بار مُنھ دھونے کیساتھ خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے **مسئلہ** جو سطح رخسارے اور کان کے درمیان میں ہے اُس کا دھونا فرض ہے خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں **مسئلہ** ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ داڑھی کے بال اُسپر نہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ جلد نظر آئے **مسئلہ** ہونٹ جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھلائی دیتا ہے اُس کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** ڈاڑھی یا مونچھ یا بھویں اگر اسقدر گھنی ہوں کہ جلد نظر نہ آئے تو اُس جلد کا دھونا جو اُس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں **مسئلہ** بھویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اُس کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اسقدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکور سے آگے بڑھ گئے ہیں اُن کا دھونا واجب نہیں **مسئلہ** اگر کسی شخص کے شرک

حصے کا کوئی جز باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اُس سے وضو جاتا رہیگا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کی ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے مسئلہ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اُٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمے سے منی بغیر شہوت خارج ہو گئی مسئلہ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائیگا مسئلہ نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائیگا مسئلہ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ ہو یا نابالغ ہو۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اُس کا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اسقدر جلد نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو مسئلہ کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کر سکتا اسلئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا مسئلہ غسل کرنیوالے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سنت مثلاً پیروں کو کسی اونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اُسکے بعد پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ معذور کا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اُس کا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے مگر اُس کو موزے اُتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے ہاں اگر اُس کا مرض وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے سمجھا جائیگا مسئلہ پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دھل گیا اس صورت میں موزوں کو اُتار کر پیروں کو دھونا چاہئے۔

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ کاغذ وغیرہ کے سوا کسی اور چیز پر قرآن مجید یا اُس کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو تو اُسکے صرف اُسی موقع کا چھونا مکروہ ہے جس میں لکھا ہوا ہے سادے مقام کو چھونا مکروہ نہیں مسئلہ اگر کاغذ

یا کسی اور چیز پر (جیسے کپڑا جھلی وغیرہ) قرآن مجید کی ایک آیت بھی لکھی ہو تو اُس پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اُس موقع کو چھوئے جسمیں وہ آیت لکھی ہے یا اُس موقع کو جو سادہ ہے مسئلہ کاغذ وغیرہ کے سوا کسی اور چیز پر مثل پتھر وغیرہ کے قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مسئلہ ایک چھوٹی آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں خواہ کسی چیز پر لکھے مسئلہ نابالغ بچّوں کو حدث اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں مسئلہ قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت وانجیل وزبور وغیرہ کے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا ہے مسئلہ وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کیلئے بائیں پیر کو دھوئے اسی طرح اگر وضو کے درمیان میں کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونیکے بعد یہ شبہ ہو تو مُنہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو ہاتھ دھو ڈالے یہ اُسوقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اسکو چاہئے کہ اُس شُبے کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے مسئلہ مسجد میں وضو کرنا درست نہیں، ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر اسمیں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے مسئلہ جس شخص کو ایسا مرض ہو جسمیں وضو کی توڑنے والی چیزیں برابر جاری رہتی ہوں اسکو مستحب ہے کہ نماز کے اخیر وقت مستحب تک انتظار کرکے وضو کرے اس خیال سے کہ شاید اخیر وقت تک اُس کا وہ مرض دفع ہو جائے +

غسل کا بیان

مسئلہ حدث اکبر سے پاک ہونیکے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونیکے چار سبب ہیں پہلا سبب خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جُدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال وتصور سے یا خاص حصّہ کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے مسئلہ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جُدا ہوئی مگر خاص حصّے سے باہر

نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا مثلاً منی اپنی جگہ سے شہوت سے جدا ہوئی مگر اُس نے اپنے خاص حصے کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اُس نے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہوگئی تب بھی غسل فرض ہوجائیگا **مسئلہ** اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور کچھ باقی رہ گئی اور اُس نے غسل کرلیا بعد غسل کے وہ منی جو باقی رہ گئی تھی بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہوجائیگا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونیکے اور قبل پیشاب کرنیکے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے **مسئلہ** کسی کی خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو **مسئلہ** اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اُٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ اُنکے سات صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (۲) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد (۳) یقین ہوجائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو **مسئلہ** اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی خاص حصے کے سوراخ سے باہر نکل کر اُس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنے میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اُس پر غسل فرض ہوجائیگا اگرچہ وہ منی اُس کھال سے باہر نہ نکلی ہو (بحر وغیرہ) **دوسرا سبب ایلاج** یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصے کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصے میں یا کسی زندہ آدمی کے مشترک حصے میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا مخنث اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں تو دونوں پر ورنہ جسمیں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہوجائیگا (درمختار) **مسئلہ** اگر عورت کم سن ہو مگر ایسی کم سن نہ ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنیسے اُسکے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانیکا خوف ہو تو اُسکے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونیسے مرد پر غسل فرض ہوجائیگا اگر اُس میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں **مسئلہ** جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اُسکے خاص حصے کا سر اگر کسی کے مشترک حصے یا عورت کے خاص حصے

میں داخل ہو تب بھی غسل فرض ہو جائیگا دونوں پر ورنہ جس میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں اُسی پر (قاضی خاں) مسئلہ اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہو تو اُسکے باقی جسم سے اُس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا (بحر الرائق و درمختار وغیرہ) مسئلہ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائیگا (بحر الرائق وغیرہ) مسئلہ اگر کوئی عورت شہوت کے غلبے میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اُس پر غسل فرض ہو جائیگا منی گرے یا نہ گرے (شامی حاشیہ درمختار و حاشیہ بحر الرائق) تیسرا سبب حیض سے پاک ہونا چوتھا سبب نفاس سے پاک ہونا انکے مسایل پہلے حصوں میں گذر چکے۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصے سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اُٹھایا یا اُونچے سے گر پڑا یا کسی نے اُس کو مارا اور اُس صدمے سے اُس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی کم سن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کم سن ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصہ اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو مسئلہ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اُس کی وجہ سے نہ محسوس ہو مسئلہ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا حشفہ مقدار سر سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہوگا مسئلہ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا مسئلہ اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہو اور خون بالکل نہ نکلے تو اُس پر غسل فرض نہوگا مسئلہ استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا مسئلہ سو اُٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہو (۲) شک ہو کہ یہ منی یا مذی ہے اور احتلام یاد نہو (۳) شک ہو کہ

یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہو (۴) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہو (۵) و (۶) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے احتلام یاد نہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہو۔ ہاں دوسری تیسری ساتویں صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا ضروری ہے مسئلہ (حقنہ و عمل) کے مشترک حصہ میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے تو اُس پر غسل فرض نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اُسکو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا اور کوئی اثر معلوم ہو تو غسل فرض نہو گا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اسکو حدث اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو۔ یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اُس پر بعد اسلام لانیکے نہانا واجب ہے (۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے تو نہانا واجب ہے (۳) مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر واجب کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سنت ہے

(۱) جمعے کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعے تک اُن لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر جمعہ واجب ہے (۲) عیدین کے دن بعد فجر اُن لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے (۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے (۴) حج کرنے والے کو عرفے کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے اگرچہ حدث اکبر سے پاک ہو (۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اُس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اُس میں نہ پائی جاوے تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہے (۳) پچھنے لگوانیکے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی رفع ہو جانیکے

بعد غسل کرنا مستحب ہے (۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے (۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونیکے لئے غسل کرنا مستحب ہے (۸) مزدلفہ میں ٹھیرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر کے غسل مستحب ہے (۹) طواف زیارت کیلئے غسل مستحب ہے (۱۰) کنکری پھینکنے کیوقت غسل مستحب ہے (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کیلئے غسل مستحب ہے (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کیلئے غسل مستحب ہے (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنیکے لئے غسل مستحب ہے (۱۴) سفر سے واپس آنیوالیکو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہنچ جائے۔

حدث اکبر کے احکام

مسئلہ مسجد میں داخل ہونا حرام ہے ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً کسی شخص کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی رستہ اُسکے نکلنے کا سوا اسکے نہو تو اُس کو مسجد میں تیمم کرکے جانا جائز ہے کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اُسکے سوا کہیں پانی نہو تو اُسکو مسجد میں تیمم کرکے جانا جائز ہے مسئلہ عیدگاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے مسئلہ حیض و نفاس کیحالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اُس کا جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اُس سے لپٹ کر سونا اور اُسکے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہوکر سونا یا اسکے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی مرد سوکر اُٹھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر تری دیکھے اور قبل سونیکے اُسکے خاص حصے کو استادگی ہو تو اُس پر غسل فرض نہ ہوگا اور وہ تری مذی سمجھی جائے گی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اُس تری کی منی ہونے کا خیال نہو درمختار ورد مختار مسئلہ اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سوکر اُٹھنے کے بعد اُس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ

کس کی منی ہے اور نہ اُس بستر پر اُن سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر اُن سے پہلے کوئی اور شخص بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا (درمختار و بحرالرائق وغیرہ) مسئلہ کسی پر غسل فرض ہوا اور پردے کی جگہ نہیں تو اُس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے (درمختار و ردمختار وغیرہ)

تیمم کا بیان

مسئلہ کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کر لے اور اُس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکال دے یا اُس کے ہاتھ دُھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے مسئلہ اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہئے مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازم اُس کو پانی نہ دیں اور کوئی شخص اُس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھکو مار ڈالوں گا اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہی اُس کو پھر دُہرانا پڑیگا مسئلہ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں تو درست ہی مسئلہ جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کیوجہ سے یا بیماری سے تو اُس کو چاہئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اُس کو طہارت سے لوٹائے مثال کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آ جائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑیگا مسئلہ جس شخص کو اخیر وقت پانی ملنے کا یقین کا گمان غالب ہو اُس کو نماز کے اخیر وقت تک پانی کا انتظار

کرنا مستحب ہے مثلاً کوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہو اور یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت تک رسی ڈول ملجائیگا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائیگی جہاں پانی ملسکتا ہے تو آخر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اُس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثنائے راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اُسے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اُس کا تیمم نہ جائیگا اس لئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ریل ٹھیر نہیں سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا۔ تتمہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

تتمہ حصّہ دوم

بہشتی زیور

کتاب الصلوٰۃ

نماز کے وقتوں کا بیان

مدرک وہ شخص جس کو شروع سے اخیر تک کسی کی پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اُس کو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں **مسبوق** وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانیکے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو **لاحق** وہ شخص ہے جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونیکے اُس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سوگیا ہو یا اُس کو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر (مراقی الفلاح درمختار) **مسئلہ** مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اسقدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اُس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ چاہیں تو اسی طرح پچاس چالیس آیتیں اُس میں پڑھ سکیں اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے **مسئلہ**

جمعے کی نماز کا وقت بھی وہی ہی جو ظہر کی نماز کا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کرکے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے (شامی بحر) مسئلہ عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھیرے اسکی تعیین کے لئے فقہانے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے (مراقی الفلاح شامی) مسئلہ جب امام خطبہ کیلئے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا نکاح کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اُس وقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہو اور کسی طرح یہ یقین ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے مل جائیگی تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں یا جو سنت موکدہ شروع کر دی ہو اُس کو پورا کرلے مسئلہ نماز عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عیدگاہ میں نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ اگر کسی ادا نماز کے لئے اذان دی جائے تو اُس کیلئے اُس نماز کے وقت کا ہونا ضرور ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنیکے پھر اُس کا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا اور کسی وقت کی (مراقی الفلاح درمختار وغیرہ) مسئلہ اذان اور اقامت کا عربی زبان میں اُنہیں خاص الفاظ سے ہونا ضرور ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان یا اقامت کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اس کو سُن کر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اُس سے حاصل ہو جائے مسئلہ مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اُس کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگر بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائیگی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی (بحرالرائق۔ مراقی الفلاح طحطاوی وغیرہ) مسئلہ مؤذن کا صاحب عقل ہونا بھی ضروری ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو

معتبر نہ ہوگی مسئلہ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہوا اور اپنے کانوں کے سوراخوں کو کلمے کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حی علی الفلاح کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے اور دو مرتبہ اللہ اکبر کہکر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے (شامی) مسئلہ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی بہتر یہ ہے اور اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اسکے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخ کا بند کرنا بھی نہیں اسلئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کیلئے بند کیے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ کا پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہا نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ سب فرض عین نمازوں کیلیے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا اور نماز جمعے کے لئے دو بار اذان کہنا مسئلہ اگر نماز کسی سبب سے قضا ہوئی ہو جسمیں عام لوگ مبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سنکر

نماز قضا ہوجانیکا علم نہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہوجانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہی اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہی اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایک ہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان دینا سنت ہی اور باقی نمازوں کیلئے صرف اقامت ہاں یہ مستحب ہی کہ ہر ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دیجائے (شامی) **مسئلہ** مسافر کیلئے اگر اُسکے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنت موکدہ نہیں **مسئلہ** جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اُسکے لیے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلے کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہوچکی ہو اسلیئے کہ محلہ کی اذان اور اقامت تمام محلہ والوں کو کافی ہے (بحر الرائق و در مختار وغیرہ) **مسئلہ** جس مسجد میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ہوچکی ہو اُس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہی ہاں اگر اُس مسجد میں کوئی موذن اور امام مقرر نہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے (در مختار) **مسئلہ** اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعے کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اُس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہو یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعے کے ختم ہونے کے پڑھے یا بعد ختم ہونیکے (بحر الرائق و در مختار) **مسئلہ** عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا **مسئلہ** فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں (بحر الرائق و در مختار) **مسئلہ** جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت طاہر ہو یا جنب اُس پر اذان کا جواب دینا واجب ہی یعنی جو لفظ موذن کی زبان سے سنے وہی خود بھی کہے مگر حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صَدَقتَ وَبَرَرتَ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ القَائِمَۃِ آتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الوَسِیلَۃَ وَالفَضِیلَۃَ وَابعَثہُ مَقَامًا مَّحمُودَ نِ الَّذِی وَعَدتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخلِفُ المِیعَادَ **مسئلہ** جمعے کی پہلی اذان سنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعے کی نماز کیلئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید و فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے **مسئلہ** اقامت کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں اور قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے (فتح القدیر و بحر الرائق)

مسئلہ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعے کا ہو یا اور کسی چیز کا (۳ و ۴) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالتیں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانیکی حالت میں یعنی ضرور نہیں ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں (بحر الرائق)

اذان اور اقامت کے سنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سنن دو قسم کے ہیں بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہذا ہم پہلے مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اسکے بعد اذان کی سنتیں بیان کرینگے (۱) مؤذن کا مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کرلینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں اسلئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے (در مختار) (۲) مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناسمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور اُن کی اذانوں کا اعادہ کرلینا چاہیئے نہ اقامت کا (در مختار) (۳) مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا اگر جاہل آدمی اذان دے تو اُس کو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملیگا (بحر الرائق) (۴) مؤذن پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُن کو تنبیہ کرنا یعنی اگر یہ خوف نہو کہ مجکو کوئی ستاوے گا (۵) مؤذن کا بلند آواز ہونا (۶) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ ہے ہاں جمعے کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے (مراقی الفلاح) (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اُس کا اعادہ کرنا چاہیئے ہاں اگر سوار ہو یا اذان صرف اپنی نماز کیلئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں (۸) اذان کا بلند آواز سے کہنا ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہو گا (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرلینا مستحب ہے (۱۰) اذان کے الفاظ

ٹھیر ٹھیر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اُس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کرکے دوسرا لفظ کہنے اور اگر کسی وجہ سے اور الفاظ بغیر اس قدر ٹھیرے ہوئے کہہ دے تو اُس کا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے تو اُس کا اعادہ مستحب نہیں (درّ مختار و ردّ مختار) (۱۱) اذان میں حیّ علے الصلواۃ کہتے وقت داہنی طرف منہ کو پھیرنا اور حیّ علے الفلاح کہتے وقت بائیں طرف مُنہ کو پھیرنا سنّت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے (۱۲) اذان و اقامت کا قبلہ رو ہوکر کہنا بشرطیکہ دار نہو بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان و اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے (درمختار) (۱۳) اذان کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا سنت ہے اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا سنت ہے اگر حدث اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اُس اذان کا اعادہ مستحب ہے اسی طرح اگر کوئی حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اشھد ان لا الہ الا اللہ سے پہلے اشھد ان محمد الرسول اللہ کہہ جائے یا حیّ علے الصلوٰۃ سے پہلے حیّ علے الفلاح کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اُس نے مقدم کہدیا ہے پہلی صورت میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہکر اشھد ان محمدؐ الرسول اللہ پھر کہے اور دوسری صورت میں حی علے الصلوٰۃ کہکر حیّ علے الفلاح پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (بحر الرائق و درّ مختار و شامی) (۱۵) اذان اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا اعادہ کرے نہ اقامت کا (درّ مختار و شامی)۔

متفرق مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونیکے

خیال آئے یا پینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دیدے ورنہ نہیں **مسئلہ** اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گذر جائے اور جماعت نہ کھڑی ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیے ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ فصل زیادہ نہ سمجھا جائیگا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائیگا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کرنا چاہیے (درمختار) **مسئلہ** اگر اذان دینے کی حالت میں مرتد ہو جائے معاذ اللہ منہ یا بیہوش ہو جائے یا اس کی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اس کے دور کرنے کیلئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے (درمختار و شامی) **مسئلہ** اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث ہو جائے تو بہتر ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کے دور کرنے کو جائے **مسئلہ** ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے (درمختار) **مسئلہ** جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا اسی دوسرے کو اجازت دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے **مسئلہ** کئی مؤذن کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے (شامی) **مسئلہ** مؤذن کو چاہیے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کر دے **مسئلہ** اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسایل طہارت

مسئلہ اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے کے ہلنے سے

نجس نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اُس چیز کا بھی پاک ہونا چاہیئے جس کو نماز پڑھنے والا اُٹھائے بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہو (درمختار وغیرہ) مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچہ کو اُٹھائے ہوئے ہو اور اُس بچے کا جسم یا کپڑا نجس ہو اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رُکا ہوا نہو تب تو اُس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے اور اگر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں گو ناپاک ہو اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کبوتر وغیرہ اُڑکر بیٹھ جاوے اور اس کا جسم نجس ہو تو کچھ حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اُسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اُس کا تعلق نہ سمجھا جائیگا بحرالرائق ومراقی الفلاح وغیرہ) اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی چیز ہو جس کی نجاست اپنی جائے پیدایش میں ہو اور خارج میں اس کا کچھ اثر نہو تو کچھ حرج نہیں (درمختار وشامی) مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کُتا بیٹھ جائے اور اُس کے مُنھ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضایقہ نہیں اس لئے کہ اُس کا لعاب اُس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اُسکے پیدا ہونے کی جگہ ہے پس مثل اُس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اس لیے کہ اُس کا خون اُسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں بخلاف اس کے کہ اگر کسی شیشی میں پیشاب بھرا ہوا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منھ اُس کا بند ہو اس لئے کہ اُس کا پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے (بحرالرائق وشامی وغیرہ) مسئلہ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا چاہیے ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اُسکے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو (درمختار ومراقی الفلاح وغیرہ) مسئلہ اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اُٹھائے رہے تب بھی کافی ہے (درمختار) مسئلہ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اُس کا اُسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا (بحرالرائق وشامی) مسئلہ اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اُس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر

باریک نہو کہ اُسکے نیچے کی چیز صاف طور پر پاس سے نظر آئے (بحر الرائق و شامی) مسئلہ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں (بحرالرائق) مسئلہ اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اُس کے کپڑے اُتار لیے ہوں یا کسی دشمن نے اُس کے کپڑے اُتار لیے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہو پھر تو نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے نہوں (درمختار وغیرہ) مسئلہ اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اُس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اُس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اُس کو چاہئے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اُسی نجس مقام میں پڑھ لے۔

قبلے کے مسایل

مسئلہ اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہوگا تو اُس کی نماز اُس امام کے پیچھے نہ ہوگی اس لئے کہ وہ امام اُس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اُس کی اقتدا جائز نہیں۔

نیت کے مسایل

مسئلہ مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا بھی شرط ہے مسئلہ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اُس کی اقتدا صحیح ہونے کیلئے اُس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازے یا جمعے یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں مسئلہ مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمرو بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام

کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر تعیین کرلے گا اور پھر اُس کے خلاف ظاہر ہوگا تو اُس کی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اُس کی نماز نہ ہوگی **مسئلہ** جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہئے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کیلئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اُس کو نیت کرلینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اُس کی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علما کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کرلینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا سنت تہجد ہے یا تراویح یا کسوف یا خسوف مگر احتیاط یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے +

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ بعض ناواقف جب مسجد میں آ کر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اُسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اُن کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کے صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہوئی تو نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہئے اس کے بعد کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے جو سورت چاہے پڑھے اور اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے جس سورۃ کو چاہے پڑھے فجر کی نماز کی رکعت میں نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہئے باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں عصر اور عشا کی نماز میں والسماء

وَالطَّارِقِ اور لَمْ یَکُنْ اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنی چاہئے مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَت سے آخر تک **مسئلہ** جب رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر اور سجدے کی ابتدا ساتھ ہی ہو اور سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے **مسئلہ** سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہونا چاہئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونا چاہئیں اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جُدا ہوں پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے **مسئلہ** فجر مغرب عشا کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۃ اور سمع اللہ لمن حمدہ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو اختیار ہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے **مسئلہ** بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اُٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالےٰ سے اپنے لئے دعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے رہیں بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے **مسئلہ** جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر مغرب عشا اُن کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر ان سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر عصر اُن کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے اُس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اُس کے مقابلے میں نماز نہ پڑھ رہا ہو **مسئلہ** فرض نمازوں کے بشرطیکہ اُن کے بعد سنتیں نہ ہوں ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے کہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم تین مرتبہ آیت الکرسی قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھکر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور اسی قدر الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے دُرِّ مراقی الفلاح و درمختار و شامی وغیرہ **مسئلہ** [illegible]

صرف چند مقامات پر اُن کو اس کے خلاف کرنا چاہیئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانا چاہیئے اگر سردی کا زمانہ ہو اور عورتوں کو ہر زمانہ میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے شانوں تک اُٹھانا چاہیئے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینے پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھدینا چاہیئے حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیئے (۴) مردوں کو رکوع میں اتنا جھک جانا چاہیئے کہ سر اور سُرین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں اُن کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں اُنگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ زانوں سے اور بغل سے جُدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر اُنگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہئیں اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا اور عورتوں کو بائیں سُرین کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر جائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ انکو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے۔

تحیۃ المسجد

مسئلہ یہ نماز اُس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں

مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہو (درمختار وبحر الرائق شامی وغیرہ) **مسئلہ** اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور بعد اس کے کوئی درود شریف پڑھ لے (درمختار ومراقی الفلاح) اس نماز کی نیت یہ ہو نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ تَحِیَّۃَ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں **مسئلہ** دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قایم مقام ہو جائے گی یعنی اُس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائیگا اگرچہ اُس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی (درمختار ومراقی الفلاح وشامی وغیرہ) **مسئلہ** اگر مسجد میں جاکر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اُس کے تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے (درمختار وغیرہ) **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے (صحیح بخاری وصحیح مسلم) **مسئلہ** اگر مسجد میں کئی دفعہ جانیکا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں (درمختار وشامی)۔

نوافل سفر

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اُس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے (درمختار وغیرہ) **حدیث** نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں اُن دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں (طبرانی) **حدیث** نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز

پڑھ لیتے تھے (صحیح مسلم) مسئلہ مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل پر پہنچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے (شامی وغیرہ)

نماز قتل

مسئلہ جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھکر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اس کا آخر عمل رہے (طحطاوی مراقی الفلاح وغیرہ) حدیث ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انہیں گرفتار کیا سوا حضرت خبیبؓ کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکے میں لیجا کر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب یہ شہید ہونے لگے تو اُن لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اُسی وقت سے یہ نماز مستحب ہو گئی مشکوٰۃ

تراویح کا بیان

مسئلہ وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانیکا خوف ہو تو اُس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے مسئلہ اگر کوئی شخص عشا کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشا کی نماز میں کچھ سہو ہو گیا ہے جس کی وجہ سے عشا کی نماز نہیں ہوئی تو اُس کو عشا کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہئے مسئلہ اگر عشا کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح عشا کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشا کی نماز پڑھکر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں تو اُن کے ساتھ شریک ہو کر اُس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست

ہوجائیگا جس نے عشا کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ اُن لوگوں کا تابع سمجھا جائیگا جن کی جماعت درست ہے (درمختار وشامی وغیرہ) **مسئلہ** اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشا کی نماز ہوچکی ہو تو اُسے چاہئے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہوجائیں تو اُن کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے (درمختار وصغیری) **مسئلہ** مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سُنت موکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سُستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا اُن کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اُسی قدر پڑھا جائے الم ترکیف سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت جب پھر دس رکعتیں ہوجائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے (مراقی الفلاح و بحر الرائق و درمختار وشامی) **مسئلہ** ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے **مسئلہ** ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ اُن کو گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے **مسئلہ** تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھ دینا چاہئے اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائیگی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہجائیگی اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جاویگی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا **مسئلہ** تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہوجائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ دیا جائے تو باقی زمانہ میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت موکدہ ہے **مسئلہ** صحیح یہ ہے کہ قل ھو اللہ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آجکل دستور ہے مکروہ ہے

نماز کسوف وخسوف

مسئلہ کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے **مسئلہ** نماز کسوف

جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے (مراقی الفلاح وغیرہ) **مسئلہ** نماز کسوف میں وہ سب شرطیں معتبر ہیں جو جمعے کے لیے ہیں سوا خطبے کے (طحطاوی و مراقی الفلاح) **مسئلہ** نماز کسوف کے لئے اذان یا اقامت نہیں بلکہ اگر لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکار دیا جائے مراقی الفلاح **مسئلہ** نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورۂ بقرہ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے **مسئلہ** نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک گرہن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آ جائے تو البتہ دعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے **مسئلہ** خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں اور مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں **مسئلہ** اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً جب سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے (مراقی الفلاح وغیرہ) **مسئلہ** جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں ان کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جائے باعث ثواب و ترقی درجات ہے خصوصاً ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمائی ہے مثل رمضان کے اخیر عشرے کی راتوں اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کو ان اوقات کی بہت فضیلتیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں کی +

استسقا کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقا کیلئے دعا کرنا اس طریقے سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پیادہ جنگل کی طرف جائیں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت جماعت سے پڑھیں امام جہر سے قرات پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرے اور سب حاضرین بھی دعا کریں۔

قرات کے مسائل

مسئلہ مدرک پر قرات نہیں امام کی قرات سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے **مسئلہ** مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو رکعت میں قرات کرنا فرض ہے بشرطیکہ اُس کی ایک یا دو رکعت قرات والی فوت ہوئی ہو **مسئلہ** حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرات نہ چاہئے ہاں مسبوق کیلئے چونکہ اُن گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اس لئے اُسکو قرات چاہئے **مسئلہ** سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہئے اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اس قدر مل کر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جائے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنیوالا پڑھ رہا ہے (مراقی الفلاح) **مسئلہ** عیدین کی نماز میں علاوہ معمولی تکبیروں کے چھ تکبیریں کہنا واجب ہے **مسئلہ** امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضا ہو یا ادا اور جمعے اور عیدین اور تراویح کی نماز میں رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے **مسئلہ** منفرد کو اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قرات کرے یا آہستہ آواز سے آواز بلند ہونے کی فقہا نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد ہے

بھی ہے کہ خود سُن سکے دوسرا نہ سُن سکے **مسئلہ** امام کو ظہر عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب
عشا کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے (قاضی خاں و نہر وغیرہ) **مسئلہ** جو
نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں اُن میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہئے جو نفلیں رات کو پڑھی
جائیں اُن میں اختیار ہے (مراقی الفلاح) **مسئلہ** منفرد اگر فجر و مغرب و عشا کی قضا دن میں پڑھے تو
اُن میں بھی آہستہ آواز سے اُس کو قرأت کرنا واجب ہے اگر رات کو قضا پڑھے تو اُس کو اختیار ہے
مسئلہ اگر کوئی شخص مغرب و عشا کی پہلی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملانا بھول
جائے تو اُسے تیسری چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ پڑھنا چاہئے اور ان
رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدہ سہو کرنا۔

طریقۂ نماز کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا مردوں کو کانوں تک اور
عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اُٹھانے میں کچھ
حرج نہیں ہے **مسئلہ** بعد تکبیر تحریمہ کے فوراً ہاتھوں کا باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو
سینہ پر سنت ہے **مسئلہ** مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور
داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت
ہے **مسئلہ** امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے آمین کہنا اور قرأت بلند آواز سے ہو تو
سب مقتدیوں کو بھی آمین کہنا سنت ہے **مسئلہ** مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا
کہ پیٹھ اور سر اور سُرین سب برابر ہو جائیں سُنّت ہے (مراقی الفلاح وغیرہ) **مسئلہ** رکوع میں مردوں کو
دونوں ہاتھوں کو پہلو سے جُدا رکھنا سنت ہے قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور
مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے **مسئلہ** سجدے کی حالت میں مردوں کو
اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اُٹھا ہوا
رکھنا سنت ہے **مسئلہ** قعدۂ اولیٰ اور اخری دونوں میں مردوں کو اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے
بل کھڑا ہوا اور اُس کی انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہوا اور اُسی پر بیٹھے ہوں

اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں یہ سنت ہے مسئلہ امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے مسئلہ امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت ہو (مراقی الفلاح) مسئلہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے (مراقی الفلاح)۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے اس لئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونے کے سبب سے اس کیلئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص اُن میں تابع ہو اور دوسرا متبوع متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔ مسئلہ امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھ دار نابالغ بچہ ہاں جمعہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی (بحر الرائق و درمختار و شامی وغیرہ) مسئلہ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائیگی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو (شامی وغیرہ) البتہ نفل کی جماعت کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہہ جمع کی جائیں تو ایک کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپکو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لیگئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھکر جس سے بعض مفسرین اور فقہانے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں **قولہ تعالیٰ** وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر یعنی جماعت سے (معالم تنزیل۔ جلالین۔ خازن۔ ابوسعود۔ مدارک۔ تفسیر کبیر وغیرہ) اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنے بعض مفسرین نے خشوع کے بھی لکھے ہیں لہذا فرضیت ثابت نہوگی **حدیث** (۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ) **حدیث** (۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسیقدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (ابوداؤد وغیرہ) **حدیث** (۳) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات (چونکہ وہ مسجد نبوی سے دور تھے) سے اٹھکر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب اُن سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے (صحیح بخاری) **ف** معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چلکر مسجد میں آئیگا اُسی قدر زیادہ ثواب ملیگا۔ **حدیث** (۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے **حدیث** (۵) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عشا کے وقت اپنے اُن صحابہؓ سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھکے سو رہے تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذرا سب نماز میں محسوب ہوا (صحیح بخاری) **حدیث** (۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بُریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو اُن لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کیلئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں اُن کے لئے پوری روشنی ہوگی (ترمذی) حدیث (۷) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے اُسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا (ترمذی) حدیث (۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دلمیں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے اور میں اُن لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور اُن گھروں کو جلادوں (بخاری ومسلم وترمذی) حدیث (۹) ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہوتا تو میں عشا کی نماز میں مشغول ہوتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ اُن کے گھروں کے مال واسباب کو مع اُن کے جلادیویں (مسلم) عشا کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اُس وقت گھروں میں ہوتے ہیں امام ترمذی اس حدیث کو لکھکر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابوذر و ابو دا و ابن عباسؓ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معزز اصحاب میں سے ہیں حدیث (۱۰) ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک اُن پر شیطان غالب ہوجائیگا پس اے ابو درداء جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اُسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہوگئی ہو (ابوداؤد) حدیث (۱۱) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سُنکر جماعت میں نہ آوے اور اُسے کوئی عذر بھی نہو تو اُس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہوگی صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض (ابوداؤد) اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کیگئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے حدیث (۱۲) حضرت محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گیا حضرت نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ اے محجن تمنے

جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز
پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو (موطا امام مالک و نسائی) ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر
کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر
ہو چکیں اب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال سنیے
کہ انہیں جماعت کا کس قدر اہتمام مد نظر تھا اور ترک جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ
سمجھتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ان کی مرضی کا ان سے زیادہ کس کو خیال
ہو سکتا ہے (اثر) اسود کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اس کی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت
عائشہ نے تائیداً نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن
نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ سے کہو نماز پڑھا دیں عرض
کیا گیا کہ ابوبکر ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو بے طاقت
ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھ سکیں گے آپ نے پھر وہی فرمایا پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ نے
فرمایا کہ تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسی یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں ابوبکر
سے کہو کہ نماز پڑھا دیں خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے اتنے میں
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے نکلے
میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک
زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں وہاں حضرت
ابوبکر نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا
[illegible] سے [illegible] ہوئی (صحیح بخاری) (اثر ۲) ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حشمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کی ماں سے

پوچھا کہ آج ہم نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے
رہے اس وجہ سے اس وقت اُن کو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضی نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز
جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اُس کے کہ تمام شب عبادت کروں (موطا
امام مالک) شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح
کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر
شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اُس کا اولیٰ ہے (اشعۃ اللمعات) (اثر ۳) حضرت
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزمالیا اپنے کو اور صحابہؓ کو کہ ترک
جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار مگر بیمار بھی تو دو آدمیوں کا سہارا
دیکر جماعت کیلئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں
بتلائیں اور منجملہ اُن کے نماز ہے اُن مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو دوسری
روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کہ کل (قیامت میں) اللہ تعالےٰ کے سامنے مسلمان ہو جانے
اُسے چاہیئے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی
جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے
ہیں اور یہ نماز بھی اُنہیں طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کروگے جیسے کہ
منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائیگی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دوگے اپنے
پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کیلئے مسجد میں
جاتا تو اُس کے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف
ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری
کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کیلئے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے
تھے (مشکوٰۃ شریف) (اثر ۴) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان کے بے نماز پڑھے ہوئے
چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نافرمانی کی اور اُن کے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
تارک جماعت کو کیا کہا کیا کسی مسلمان کو اب بھی بے عذر ترک جماعۃ کی جرأت ہوسکتی ہے (اثر ۵)

حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اس وقت آپکو کیوں
غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں اب کوئی بات نہیں
دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اُس کو بھی چھوڑ دینے لگے (صحیح بخاری) (اثر
۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحابؓ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان
سُن کر جماعت میں نہ جائے اُس کی نماز ہی نہ ہوگی یہ لکھکر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں (جامع ترمذی) (اثر
۷) مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام روزے رکھتا ہو اور رات
بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعے اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا دوزخ میں
جائیگا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ فرماتے ہیں کہ جمعہ وجماعت کا مرتبہ کم
سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائیگا لیکن اگر دوزخ میں فرمانے سے مراد تھوڑے دن کیلئے وہاں
جانے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی (اثر ۸) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت
ترک ہو جاتی سات دن تک اُس کی ماتم پُرسی کرتے (احیاء العلوم) صحابہؓ کے اقوال بھی تھوڑے سے
بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہیں اب ذرا علمائے امت اور مجتہدین
ملت کو دیکھئے کہ اُن کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب اُنھوں نے کیا
سمجھا ہے (۱) ظاہریہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے
کی شرط ہے بغیر اُس کے نماز نہیں ہوتی (۲) امام احمد کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض ہے
اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعض مقلدین کا
بھی یہی مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاوی جو مذہب حنفیہ میں ایک بڑے درجہ کے
فقیہ اور محدث ہیں اُن کا بھی یہی مذہب ہے (۴) اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے
محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحرالرائق وغیرہم اسی طرف ہیں (۵) اکثر حنفیہ کے نزدیک
جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں
کچھ مخالفت نہیں (۶) ہمارے فقہا لکھتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور

کہنے سے بھی نہ مانیں تو اُن سے لڑنا حلال ہے (بحر الرائق وغیرہ) (۷) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر
تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اُسکے پڑوسی اُس کے اس فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو
گنہگار ہونگے (بحر الرائق وغیرہ) (۸) اگر مسجد جانیکے لئے اقامت سُننے کا انتظار کریگا تو گنہگار ہوگا۔
(بحر الرائق وغیرہ) یہ اس لئے کہ اگر اقامت سُنکر چلا کریں گے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت کے
چلے جانیکا خوف ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کیلئے تیز قدم جانا درست ہے
بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہو (۹) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اُس کی گواہی قبول نہ کیجائے
بشرطیکہ اُس نے بے عذر صرف سہل انکاری سے جماعت چھوڑی ہو (بحر الرائق وغیرہ) (۱۰)
اگر کوئی شخص دینی مسایل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر
نہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائیگا اور اُس کی گواہی مقبول نہ ہوگی (بحر الرائق وغیرہ)

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہانتک میری نظر قاصر
پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف
تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ اُنہیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے
جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے
ہیں (۱) کوئی چیز اس سے زیادہ سودمند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کردی جائے یہانتک کہ
وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہوجائے کہ اُس کا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہوجائے
اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اُس کے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے (۲) مذہب
میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع
ہوکر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہوجائے تو دوسرا اُسے تعلیم
کردے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اسے دیکھتے ہیں جو خرابی
اس میں ہوتی ہے اور جو عمدگی ہوتی ہے اُسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی
تکمیل کا ہوگا (۳) جو لوگ بے نمازی ہونگے اُن کا حال بھی اس سے کھل جائیگا اور اُن کے

وعظ و نصیحت کا موقع ملیگا (۴) چند مسلمانوں کو ملکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اُس سے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبول کیلئے (۵) اس اُمت سے اللہ تعالےٰ کا یہ مقصود ہے کہ اُس کا کلمہ بلند اور کلمہ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہی کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنے کسی بڑی اور مشہور عبادت کیلئے جمع ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں انہیں سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہوگئی اور اُس کی ترغیب دی گئی اور اُس کے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی (حجۃ اللہ البالغہ) (۶) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکے گا جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید و فضیلت جا بجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) میں بیان فرمائی گئی ہے افسوس ہمارے زمانہ میں ترک جماعت ایک عام عادت ہوگئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعض لکھے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور اُن کے معنے سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں اُن کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہوں گے اور اس کے ادا کرنیوالے یا ادا میں کمی کرنیوالوں سے بازپرس شروع ہوگا یہ لوگ کیا جواب دیں گے۔

جماعت کے واجب ہونیکی شرطیں

(۱) اسلام۔ کافر پر جماعت واجب نہیں (۲) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (بحر الرائق و در مختار وغیرہ) (۳) بالغ ہونا نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں (۴) عاقل ہونا۔ مست بے ہوش دیوانے پر جماعت واجب نہیں (۵) آزاد ہونا غلام پر جماعت واجب نہیں۔ (بحر الرائق و در مختار وغیرہ) (۶) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہیگا (شامی)

ترک جماعت کے عذر پندرہ ہیں (۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کیلئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (۳) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے موطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جاکر نماز پڑھے (۴) سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانیکا خوف ہو (۵) مسجد جانے میں مال و اسباب کے چوری ہو جانیکا خوف ہو (۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے ملجانیکا خوف ہو (۷) مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے کا اور اُس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اُس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائیگا اور اُس کو ترک جماعت کی اجازت نہوگی (شامی) (۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ دکھلانہ دیتا ہو (شامی) لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے (۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو (۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اُس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (۱۱) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائیگی اور قافلہ نکل جائیگا (شامی) ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلہ کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اُٹھا دیا گیا ہے (۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو (بحر الرائق و در مختار وغیرہ) لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اُس کو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونیکی شرطیں

(شرط ۱) مقتدی کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں

کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان تفصیل اوپر ہو چکا ہے **شرط**
۲) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقتاً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی
مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں کسی دریا کے پل پر جماعت قایم کی جائے اور
امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے
اور ان مقتدیوں کے درمیان جو پل کے اُس پار ہیں دریا حایل ہے اور اس وجہ سے دونوں
کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اس لئے دونوں کا
مکان حکماً متحد سمجھا جائیگا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی **مسئلہ** اگر مقتدی کسی چھت پر کھڑا ہو
اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں اور یہ دونوں مقام
حکماً متحد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں چیز حایل نہو تو
وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائیگی اور اُس کے اوپر کھڑے ہو کر اُس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز
پڑھ رہا ہے درست ہی (درالمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل
ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں
مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہوگی
(درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے
یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی
وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہوں تو یہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست
نہوگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہگذر
واقع ہو جائے تو اُس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہی (درالمختار وغیرہ)
مسئلہ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے
کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہو (درالمختار
وغیرہ) **شرط ۳**) مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہونا اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے
مغایر ہوگی تو اقتدا درست نہوگی (مراقی الفلاح درمختار وغیرہ) مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی
عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کی ظہر کی۔ ہاں اگر دونوں

کل کی ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہو (شامی) البتہ امام اگر فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے **مسئلہ** مقتدی تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے (**شرط ۴**) امام کی نماز صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائیگی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہوجائے یا بعد ختم ہونیکے مثل اسکے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونیکے یا اثنائے نماز میں اس کو خیال آیا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے تمام مقتدیوں کو حتی الامکان اسکی اطلاع کردے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کرلیں خواہ آدمی کے ذریعے سے اطلاع کی جائے یا خط کے ذریعہ سے درمختار و ردالمحتار وغیرہ) (**شرط ۵**) مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتدا درست نہ ہوگی امام سے آگے کھڑا ہونا اسوقت سمجھا جائیگا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہوجائے اگر ایڑی آگے نہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونیکے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائیگا اور اقتدا درست ہوجائے گی (درمختار و ردالمحتار وغیرہ) (**شرط ۶**) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سنکر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونیکے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدا درست ہے (درمختار و ردالمحتار وغیرہ) (**شرط ۷**) مقتدی کو امام کے حال کا معلوم ہونا کہ وہ مسافر ہے یا مقیم خواہ نماز سے پہلے معلوم ہوجائے یا نماز سے فارغ ہونیکے بعد فوراً اور جاننا چاہیئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا نہ معلوم ہو تو نماز نہ ہوگی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاں قرائن سے اسکے مقیم ہونیکا شبہ ہو اور وہ نماز پڑھاوے مسافر کی سی مثلاً دو رکعت پر سلام پھیر دے یا قرائن سے اس کے مسافر ہونیکا شبہ ہو اور نماز پڑھاوے مقیم کی سی جگہ

اُس کی یا اُس کے مقتدیوں کی نماز فاسد ہونے کا شبہ ہو مثلاً وہ دو رکعت پر نہ بیٹھا تو مسافر ہونیکی صورت میں اُس کی نماز باطل ہو جائیگی یا باوجود بیٹھنے کے اُس نے چاروں رکعتیں پڑھا دیں اور یہ مقتدی مقیم ہے تو امام کے ساتھ ہونیکی صورت میں اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جاویگی پس ایسی صورت میں جب شبہ ہو جاوے تو بعد نماز تحقیق واجب ہے پھر اگر فساد صلوٰۃ ثابت ہو تو اُس کا تدارک کرے یہ مطلب ہے شرط ہونے کا اور قرائن کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً امام چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھکر ختم کردے اور شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور اگر شہر یا گاؤں سے باہر ہو تو ایسی حالت میں ظاہر یہ ہے کہ وہ مسافر ہوگا اور چار رکعت کو دو رکعت اُس نے قصر کرکے پڑھا ہوگا نہ سہو کے سبب سے اسی طرح اگر چار رکعت والی نہ ہو یا پوری رکعتیں پڑھے اور قرائن سے مسافر ہونا معلوم نہ ہو جیسا ابھی گذرا (در مختار و رد المختار وغیرہ) پس اگر امام چار رکعت نماز کو دو رکعت پر ختم کردے اور مقتدی کو اُسکے مقیم یا مسافر ہونیکا علم نہ ہو اور قرائن سے مسافر معلوم نہ ہو تو اُس کو احتمال ہوگا کہ امام نے دو رکعت سہو کے سبب سے پڑھی ہیں یا مسافر ہے اور قصر کیا ہے اس صورت میں تحقیق واجب ہوگی تاکہ اگر غلطی ظاہر ہو تو اُس کا تدارک کر لیا جائے (شرط ۸) مقتدی کو تمام ارکان میں سوائے قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اُس کے بعد یا اُس سے پہلے بشرطیکہ اُسی رکن کے اخیر تک امام اُس کا شریک ہو جائے پہلی صورت کی مثال امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے دوسری صورت کی مثال۔ امام رکوع کرکے کھڑا ہو جائے اُسکے بعد مقتدی رکوع کرے تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اُس سے ملجاتے (ردّ المختار) مسئلہ اگر کسی رکوع میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اُس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اُس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے تو ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی (شرط ۹) مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا زیادہ نہ ہونا مثال (۱) قیام کرنے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے (۲) تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے

والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی
کسی سے کم زیادہ نہیں (۳) مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے
والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک درجے کی طہارت میں
کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (۴) معذور کی اقتدا معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک
ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل البول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو (۵) امّی
کی اقتدا اُمّی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں قاری نہ ہو (۶) عورت یا نابالغ کی اقتدا
بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۷) عورت کی اقتدا عورت کے پیچھے درست ہے (۸) نابالغ عورت
یا نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۹) نفل پڑھنے والے کی اقتدا واجب پڑھنے
والے کے پیچھے درست ہے مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے
کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جاوے (۱۰)
نفل پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (۱۱) قسم کی نماز پڑھنے والے
کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی
ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت
پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جاوے گی (۱۲) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نذر
کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر
کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جس کی فلاں شخص نے نذر کی ہے
حاصل یہ ہے کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہو جائیگی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں
جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں (۱) بالغ کی اقتدا
خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں (۲) مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے
پیچھے درست نہیں (۳) خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں خنثیٰ اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت
ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق
شاذ و نادر ہوتی ہے (۴) جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتدا اسی قسم کی عورت کے
پیچھے ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتدا جائز نہیں

کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اُس کے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا (۵) خنثیٰ کی اقتدا عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو (۶) ہوش و حواس والے کی مجنوں مست بیہوش بے عقل کے پیچھے درست نہیں (۷) طاہر کی اقتدا معذور کے پیچھے مثل اُس شخص کے جس کو سلس البول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں (۸) ایک عذر والے کی اقتدا دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح اور سلس البول دو بیماریاں ہوں (۹) ایک طرح کے عذر والے کی اقتدا دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلس البول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو نکسیر بہنے کی شکایت ہو (۱۰) قاری کی اقتدا اُمّی کے پیچھے درست نہیں اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمّی وہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو (۱۱) اُمّی کی اقتدا اُمّی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اُس امام اُمّی کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اُس کی قراءت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جن میں وہ اُمّی مقتدی بھی ہے (۱۲) اُمّی کی اقتدا گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ اُمّی اگرچہ بالفعل قرأت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرأت سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں (۱۳) جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اُس کی اقتدا برہنہ کے پیچھے درست نہیں (۱۴) رکوع سجدہ کرنے والے کی اقتدا ان دونوں سے عاجز کے پیچھے اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اُس کے پیچھے بھی اقتدا درست نہیں (۱۵) فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں (۱۶) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے (۱۷) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اُس کے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم کی نماز میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کفارہ دیدے وہ نماز نہ پڑھے (۱۸) جس شخص سے صاف حروف نہ ادا ہو سکتے ہوں مثلاً سین کو ثے یارے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حروف

میں ایسا ہی تغیر تبدل ہوتا ہو تو اُس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حروف ایسا واقع ہوجائے تو اقتدا صحیح ہوجائے گی (درمختار و ردّالمختار وغیرہ) (شرط ۱۰) امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدار درست نہیں جس کا اُس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اسکو امام کی نماز ختم ہوجانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہوگی (درمختار وغیرہ) (شرط ۱۱) امام کو کسی کا مقتدی نہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسی طرح اگر مسبوق لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں (ردّالمختار) یہ گیارہ شرطیں جو ہمنے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائیگی تو اُس کی اقتدا صحیح نہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اُس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اُس نے بحالت اقتدا ادا کیا ہے (درمختار وغیرہ)

جماعت کے احکام

مسئلہ جماعت جمعے اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں (بحرالرائق و درمختار وغیرہ) پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنّت مؤکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہوچکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے (بحرالرائق وغیرہ) اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے (بحرالرائق وغیرہ) یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں (شامی) اور نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان واقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقے سے لوگوں کو جمع کرکے ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہوکر کسی نفل کو جماعت سے

پڑھ لیں تو کچھ مضایقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (۱) مسجد محلّے کی ہو اور عام رہگذر پر نہ ہو اور مسجد محلّے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں (۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان واقامت کہکر پڑھی گئی ہو (۳) پہلی جماعت اُن لوگوں نے پڑھی ہو جو اُس محلّے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے (۴) دوسری جماعت اُسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابویوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہگذر پر ہو محلّے کی نہو جس کے معنے اوپر معلوم ہو چکے تو اُس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہکر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں یا پہلی جماعت اُن لوگوں نے پڑھی ہو جو اُس محلہ میں نہیں رہتے نہ اُن کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابویوسفؒ کے دوسری جماعت اُس ہیئت سے نہ ادا کیجائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا تو ہیئت بدل جائے گی اور یہ جماعت مکروہ نہ ہوگی (ردالمحتار)

تنبیہ ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابویوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحبؒ کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوص امر جماعت میں جو تہاون اور کاسل ہو رہا ہے اُس کا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدیل ہیئت کراہت پر فتویٰ دیا جاوے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کرلیں گے اور جس جگہ جماعت ثانیہ کا رواج ہے وہاں جماعت اولیٰ کی کچھ وقعت نہیں بلکہ جماعت اولیٰ کی فضیلت سے بھی لوگ ناواقف ہیں جیسا کہ لکھنؤ وغیرہ میں دیکھا گیا ۱۲ مصحح

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ مقتدیوں کو چاہیے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اُس کو امام بنادیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جن میں امامت کی لیاقت ہو تو غلبہ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اُس کو امام بنادیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے لائق ہے کسی نالائق کو امام کردیں گے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے **مسئلہ** سب سے زیادہ استحقاق امامت اُس شخص کو ہے جو نماز کے مسایل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اُس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہو اور جس قدر قرأت مسنون ہے اُسے یاد ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی عمدہ آواز سے اور قرارت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اُس کے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اُس کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسایل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اُس کے جو صرف نماز کے مسایل جانتا ہو قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو **مسئلہ** اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جاتے تو صاحب خانہ امامت کیلئے زیادہ مستحق ہے اُسکے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنادے ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسایل سے واقف ہوں تو پھر اُنہیں کا استحقاق ہوگا (درمختار وشامی وغیرہ) **مسئلہ** جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اُس مسجد میں اُس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنادے تو پھر مضایقہ نہیں **مسئلہ** قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اُس کے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اُس کے اوپر کچھ کراہت نہیں (درمختار وغیرہ) بلکہ جو اُس کی امامت سے ناراض ہو

وہیں غلطی پر ہے **مسئلہ** فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے
لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں (درمختار و شامی وغیرہ) اسی
طرح اگر بدعتی و فاسق زور دار ہوں کہ اُن کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہوتا ہو
تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں **مسئلہ** غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں
جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اُس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے
رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو
اور والد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں
اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام
بنانا جس کی ڈاڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**
نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے ہاں سنن
وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت
اور رکوع سے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو اُٹھائے تو حنفی مقتدی کو ہاتھوں کا اُٹھانا ضروری نہیں
اس لئے کہ ہاتھوں کا اُٹھانا اُن کے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب
دعائے قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب
ہے لہذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کیموافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع
کے پڑھنا چاہیئے (ردالمختار وغیرہ) **مسئلہ** امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا
جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ
تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے
جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کرکے قرارت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت
کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرارت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب
ہو جائے **مسئلہ** اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اُس کو امام کے برابر یا
کچھ ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے (درمختار وغیرہ)
مسئلہ اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو اُن کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا

چاہیئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے (درمختار و شامی) **مسئلہ** اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنے جانب کھڑا ہوا اُس کے بعد اور مقتدی آ گئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی ملکر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور اگر وہ نہ ہٹے تو اُن مقتدیوں کو چاہیئے کہ اُس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اُس کو ہٹانا مناسب نہیں تاکہ کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو **مسئلہ** اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اُس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد **مسئلہ** اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے اُن کی صفیں قایم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی **مسئلہ** امام کو چاہیئے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے درمیان میں خالی جگہ نہ چاہیئے **مسئلہ** تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کر لے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا بُرا مانے گا تو جانے دے **مسئلہ** پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب پہلی صف پوری ہو جاوے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔
مسئلہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اُس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہوں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشا کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثنا میں کوئی شخص اُس کی اقتدا کرے تو اُس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ

یہ شخص دل میں قصد کرے کہ میں اب امام بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے دوسری صورت یہ کہ
یہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گویہ میرے پیچھے آکھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنا بلکہ بدستور
تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اُس پر اُسی جگہ سے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے پس اگر
سورۂ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اُس کو چاہئے کہ پھر اُسی جگہ سے بقیہ
فاتحہ اور بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر مغرب عشا کیوقت بلند آواز سے قرأت
کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اُس مقتدی کی نماز
بھی درست رہیگی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضرور نہیں۔ **مسئلہ**
امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی آبرو کے سامنے خواہ
داہنے جانب یا بائیں کوئی ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک گز یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے
برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذرنا
ہوتا ہو تو اُس کی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سُترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ
قایم ہو جانے کے سُترہ کے آگے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترے کے اندر کوئی شخص نکلیگا
تو وہ گنہگار ہوگا **مسئلہ** لاحق وہ مقتدی ہے کہ جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک
جماعت ہونیکے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ
جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کرسکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے
لئے جائے اور اس درمیان میں اُس کی رکعتیں جاتی رہیں نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی
طرح جو مقیم مسافر کی اقتدا کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنے کے لاحق ہے
یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کرے اور اس وجہ سے یہ رکعت
اُس کی کالعدم سمجھی جائیگی اور اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائیگا۔ پس لاحق کو واجب
ہے کہ پہلے اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جو اُس کی جاتی رہی ہیں بعد اُن کے ادا کرنے کے اگر جماعت
باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے **مسئلہ** لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں
بھی مقتدی سمجھا جائیگا یعنی جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا ویسے ہی لاحق بھی قرأت نہ کرے بلکہ
سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں

ہوتی ویسے لاحق کو بھی **مسئلہ** مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اُس کو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونیکے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے **مسئلہ** مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اُس کو سجدہ سہو بھی کرنا ضروری ہے **مسئلہ** مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہیئے کہ پہلے قرأت والی پھر بے قرأت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے اُن کے حساب سے قعدہ کرے یعنی اُن رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اُس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اُس میں اخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہذا القیاس **مثال** ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانیکے بعد کوئی شخص شریک ہو تو اُس کو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملا کر رکوع سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے اور اس کے بعد قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اُس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانیکے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اُس کی چلی جائیں تو اُس کو چاہیئے کہ پہلے اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھے یعنی قرأت فاتحہ وغیرہ نہ کرے اس کے بعد اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے **مثال** عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانیکے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اُس کو چاہیئے کہ پہلے اُن تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اُس رکعت کو جو اُس کے شریک ہونے سے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرأت نہ کرے

اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے۔ پھر تیسری میں بھی قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا۔ پھر اُس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اُس کو قرات بھی کرنا ہوگی اس لئے اس رکعت میں وہ مسبوق اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے (شرح منیہ) **مسئلہ** مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ قومہ بھی اُس کے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اُس کے سجدے کے ساتھ غرضکہ ہر فعل اُس کے ہر فعل کے ساتھ ہاں اگر قعدہ اولیٰ میں امام قبل اسکے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اسی طرح قعدہ اخیرہ میں اگر امام قبل اس کے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع و سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تب بھی امام کے ساتھ ہی کھڑے ہونا چاہیئے +

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے محلہ یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اُس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے (شامی وغیرہ) **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اُس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر۔عشا کا وقت ہو اور فجر۔عصر۔مغرب کے وقت شریک جماعت نہو اس لئے کہ فجر۔عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں (شرح وقایہ وغیرہ)

مسئلہ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسے فجر کی نماز تو اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اُس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعتیں پوری کر لے اور اگر فجر کی نماز ہو تو پھر جماعت میں شامل نہ ہو اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو تو اگر اُس کا سجدہ نہ ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر وعصر وعشا تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری شروع کر دی ہو تو اگر اُس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جاوے اُن میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشا میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے **مسئلہ** اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو اُس کو چاہئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو تو نفل نماز کو نہ توڑنا چاہئے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو راجح یہ ہے کہ اُس کو پوری کر لے (درمختار) **مسئلہ** اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جاوے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جاوے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے گی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر اُن سنتوں کو پڑھے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا اُن کے لئے حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ قعدہ اخیرہ مل جانے کی اُمید ہو اگر قعدہ اخیرہ کے

ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے (درمختار وغیرہ)
مسئلہ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائیگی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اختصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے (قنیہ) **مسئلہ** فرض ہونے کی حالت میں جو سنن پڑھی جائیں خواہ فجر ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اس لیے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر جماعت کا قعدہ ملجائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائیگا **مسئلہ** جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائیگا کہ وہ رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائیگا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی شخص کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے **تنبیہ** چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علما نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اس لئے ہم چند جزئیات اس کے اس مقام پر ذکر کرتے ہیں **مسئلہ** صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرات کر چکا ہو یا نہیں قدر ضرورت سے وہ مقدار قرات کی مقصود ہے جو مسنون ہے (نہر الفائق وشامی وغیرہ) البتہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دے جیسا اس سے اگلے مسئلہ میں آتا ہے **مسئلہ** امام اگر بقدر ضرورت قرات کر چکا ہو تو اس کو چاہئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے اور مقتدیوں کو چاہئے کہ جب تک ضرورت شدیدہ نہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں ضرورت شدید سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو جائے اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی جیسا کہ اس سے اوپر کے

مسئلے میں گذرا **مسئلہ** اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اُس کا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اس کو خود بخود یاد آجائے خواہ اُس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اُس کے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو تو اُس کی نماز میں فساد نہ آئیگا (شامی) **مسئلہ** اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اُس کا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اُس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائیگی (بحر الرائق وغیرہ) **مسئلہ** مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سُنکر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اُس کی نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اگر لے لیگا **مسئلہ** اسی طرح اگر حالت نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قراءت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائیگی (دُرِّ مختار) **مسئلہ** عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جاوے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہاں تک اگر سجدے میں جانے کیوقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہیگی (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کوئی کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲) دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی (۳) کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہوئی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی (۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر مجنون ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اُس کی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی (۵) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذاۃ مفسد نہیں (۶) محاذاۃ بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذاۃ رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اُس کے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئیگا (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں (۸) امام نے

امام نے اُس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو اگر امام نے اُسکی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اُسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی **مسئلہ** اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جاویگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو نماز فاسد ہو جاویگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اُس مرد کا اُس حالت نماز میں بوسہ لے تو اُس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر شہوت کے ساتھ بوسہ لے تو البتہ نماز فاسد ہو جائیگی (درمختار) اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اُس کا بوسہ لیلے تو عورت کی نماز جاتی رہیگی خواہ شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت **مسئلہ** اگر کوئی شخص نماز کے سامنے سے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اُس سے مزاحمت کرنا اور اُس کو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے (درمختار وغیرہ)

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ حالت نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اُس کے پہننے کا ہو اور جس طریقہ سے اُس کو اہل تہذیب پہنتے ہوں اس کے خلاف اُس کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے **مثال** کوئی شخص چادر اوڑھے اور اُس کا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے **مسئلہ** برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اُسی حالت میں اُسے اُٹھا کر پہن لے لیکن اگر اُس کے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے (ردالمحتار) **مسئلہ** مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیاں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے (شامی وغیرہ) **مسئلہ** امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** صرف امام کا بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہو تو مکروہ نہیں (درمختار

وغیرہ) اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اُس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے **مسئلہ** مقتدیوں کو بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل کرنا مکروہ تحریمی ہے (شامی) **مسئلہ** مقتدی کو جبکہ امام قیام میں قرارت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرارت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدث اکبر ہو گا جس سے غسل واجب ہو جاوے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر حدث اصغر ہو گا تو دو حال سے خالی نہیں اختیاری ہو گا یا بے اختیاری یعنی اُس کے وجود میں یا اُس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہو گا یا نہیں۔ اگر اختیاری ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوئے ہیں اور اگر بے اختیاری ہو گا تو اُس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہو گا جیسے جنون بے ہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ یا کثیر الوقوع ہو گا جیسے خروج ریح پیشاب پاخانہ مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہو گا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر نادر الوقوع نہو گا تو نماز فاسد نہو گی بلکہ اُس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اُس حدث کے رفع کرنے کے اُسی نماز کو تمام کرلے اور اُس کو بنا کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرلے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بنا کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) کسی رکن کو حالت حدث میں ادا نہ کرے (۲) کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اسلئے کہ قرآن مجید نماز کا رکن ہے (۳)

نماز کے قضا ہو جانیکے مسائل

مسئلہ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو ان کو چاہئیے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قرات کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے **مسئلہ** اگر کوئی لڑکا عشا کی نماز پڑھکر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے تو اس کو چاہئیے کہ عشا کی نماز کا پھر اعادہ کرے (فتویٰ قاضی خان) **مسئلہ** اگر کوئی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو کر مگر ہوا س قایم ہوں اور وقت نماز کا اخیر ہونیکو ہو تو اس کو چاہئیے کہ بہت جلد نماز پڑھ لے تاخیر نہ کرے مبادا نماز قضا ہو جائے ہاں اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ خوف ہو کہ اگر اسی حالت میں بچہ پیدا جائیگا تو اس کو صدمہ پہنچے گا تو بیٹھ کر پڑھے اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچہ کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آگیا ہے اور وقت نماز کا اخیر ہونے لگے تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جایز نہیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھے اور زمین میں کوئی گڑھا کھود کر روئی وغیرہ بچھا کر بچے کا سر اس میں رکھدے یہ بھی ناممکن ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے مگر جب یہ ہے کہ ان تدبیروں سے بچے کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہو ورنہ نماز قضا کر دینا جایز ہے۔

مریض کے بعض مسایل

مسئلہ اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو نماز اس کی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سر سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص قرات کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں تراویح کی نماز میں ضعیف اور بڈھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے (شامی وغیرہ)

مسافر کی نماز کے مسایل

مسئلہ کوئی شخص پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور اُن دو
مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جاسکتی
ہو مثلاً دس روز مکہ معظمہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں مکے سے منیٰ تین میل کے
فاصلہ پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا **مسئلہ** اور اگر مسئلہ مذکور میں رات
کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات
کو ٹھیرنے کی نیت کی ہے وہ اُس کا وطنِ اقامت ہو جائیگا وہاں اُس کو قصر کی اجازت نہوگی
اب دوسرا موضع جس میں دن کو رہتا ہے اگر اُس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں
جانے سے مسافر ہو جائیگا ورنہ مقیم رہیگا **مسئلہ** اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے
موضع سے اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جاسکتی ہے تو وہ دونوں
موضعے ایک سمجھے جائیں گے اور دونوں میں پندرہ دن ٹھیرنے کے ارادے سے مقیم ہو جائیگا
مسئلہ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور
مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیئے کہ اپنی نماز اُٹھ کر تمام کرے
اور اس میں قرارت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اس لئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدۂ اولیٰ اس
مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا۔ مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں
کو بعد سلام کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مسافر
بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو نہیں اس لئے کہ جب
مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا
قعدۂ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اس کا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض
والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں (در مختار و رد المختار) **مسئلہ** اگر کوئی مسافر
حالت نماز میں اقامت کی نیت کرلے خواہ دل میں یا درمیان میں یا اخیر میں مگر سجدہ سہو یا
سلام سے پہلے تو اُس کو وہ نماز پوری پڑھنا چاہیئے اس میں قصر جائز نہیں ہاں اگر نماز کا وقت

گذر جانے کے بعد نیت کرے یا لاحق ہونیکی حالت میں نیت کرے تو اُس کی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر ہوگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اُس کو قصر کرنا اس میں واجب ہوگا **مثال** (۱) کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گذر گیا بعد اسکے اُس نے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اُس نماز میں اثر نہ کریگی اور یہ نماز اُس کو قصر سے پڑھنا ہوگی **مثال** (۲) کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہوگیا پھر جب ابھی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے لگا اس نے اقامت کی نیت کرلی اور اس نیت کا اثر اس نماز پر کچھ نہ پڑیگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اُس کو قصر سے پڑھنا ہوگی (درمختار وغیرہ)

خوف کی نماز

جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اور سواریوں سے اُترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیئے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اس وقت شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اسکی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اُس وقت نماز نہ پڑھیں اطمینان کے بعد اس کی قضا پڑھ لیں اور یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ ملکر جماعت سے نہ پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں اُن کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے اس قاعدے سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصے کر دیے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کر دے اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر عصر مغرب عشا جبکہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے اور یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر جمعہ عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر عصر عشا کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جائے اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے

پھر جب بقیہ نماز امام تمام کرچکے تو سلام پھیردے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرارت کے تمام کرلیں اور سلام پھیردیں اس لئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرارت کے ساتھ تمام کرلے اور سلام پھیردے اس لئے کہ وہ مسبوق ہیں **مسئلہ** حالت نماز میں دشمن کے مقابلہ میں جاتے وقت یا وہاں سے تمام کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیے اگر سوار ہوکر چلیں گے تو نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے **مسئلہ** دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اُس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کرلے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے (درمختار و شامی وغیرہ) **مسئلہ** یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اُس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلے میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بناکر پوری نماز پڑھ لے **مسئلہ** اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائیگا اور اس خیال سے اُن لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اس کے یہ خیال غلط نکلا تو ان کو اس نماز کا اعادہ کرلینا چاہیے اس لئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے وقت خلاف قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اس قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے **مسئلہ** اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اُسوقت اِس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اسقدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا **مسئلہ** نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کرچکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو اُن کو چاہیے کہ فوراً قبلے کی طرف پھر جائیں ورنہ

نماز نہ ہوگی **مسئلہ** اگر اطمینان سے قبلے کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً اُن کو دشمن کی طرف پھر جانا چاہیئے اور اُس وقت استقبال قبلہ شرط نہ رہیگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص دریا میں پیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اُس کو چاہیئے اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اور اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے یہاں تک پنجوقتی نمازوں کا اور اُن کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمد اللہ اس سے فراغت ملی لہذا نماز جمعے کا بیان لکھا جاتا ہے اس لئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے۔ اس لئے عیدین کی نماز سے اس کو مقدم کیا گیا۔

جمعے کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ نے کو نماز سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اسقدر تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنے اُن غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا اور جمعے کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوئی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کیے گئے لہذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اُسی قدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور یہ اُسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اُس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ

ف اور اس لئے کہ جمعے کی نماز کثیر الوقوع ہے کہ ہر ہفتے میں پڑھی جاتی ہے اُس کے مسائل کی زیادہ احتیاج پڑتی ہے اس واسطے عیدین پر مقدم کیا ۱۲ (سید جعفر علی عفی عنہ نگینوی)

جمعے کا دن تمام دنوں میں افضل اور اشرف تھا لہذا یہ تخصیص اسی دن کے لئے کی گئی اگلی امتوں کو بھی خدا تعالےٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر اُنہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی اُمت کے حصے میں پڑی یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی نصارٰی نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

جمعے کے فضائل

(۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن میں وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا (صحیح مسلم شریف) (۲) امام احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا شب جمعے کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدۂ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جسکا شمار وحساب کوئی نہیں کر سکتا (اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوٰۃ شریف) (۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو (صحیح بخاری و صحیح مسلم شریفین) علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا حدیث میں ذکر گذرا کس وقت میں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز ختم ہونے تک ہے دوسرے

یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیرہ نے اختیار کیا
ہے اور بہت احادیث صحیحہ اسکی موید ہیں شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعے کا دن
ختم ہونے لگے تو اُن کو خبر دے تاکہ وہ اُس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں (اشعۃ
اللمعات) (۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعے کا دن
افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائیگا اُس روز کثرت سے مجھپر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ
اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام
کر دیا ہے (ابو داؤد شریف) (۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مراد
ہے مراد جمعے کا دن ہے کوئی دن جمعے سے زیادہ بزرگ نہیں اس میں ایک ساعت ایسی
ہے کہ کوئی مسلمان اُس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز
سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اُس کو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف) شاہد کا لفظ سورۃ
بروج میں واقع ہے اللہ تعالےٰ نے اس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ
الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے اور قسم ہے دن موعود
(قیامت) کی اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی (۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جمعے کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور
عید الضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے (ابن ماجہ) (۷) نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دن یا شب جمعے کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب
قبر سے محفوظ رکھتا ہے (ترمذی شریف) (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مرتبہ
آیۃ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تلاوت فرمائی اُن کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اُس نے کہا اگر
ہم پر ایسی آیت اُترتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ
آیۃ دو عیدوں کے دن اُتری تھی جمعے کا دن اور عرفے کا دن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت

اُس دن تو خود ہی دو عیدیں تھی (۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعے کی رات سفید رات ہے اور جمعے کا دن روشن دن ہے (مشکوٰۃ شریف) (۱۰) قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیجدیگا اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن و رات نہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اُن کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمادیگا پس جب جمعے کا دن آئیگا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعے کی نماز کیلئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دیگا کہ اے اہل جنت مزید جنگل میں چلو وہ ایک جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند انبیا علیہم السلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائیں گے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا وہ ہوا اس مشک کو اُن کے کپڑوں میں لیجائیگی اور منھ میں اور بالوں میں لگائے گی وہ ہوا اس مشک کے لگانیکا طریقہ اُس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالےٰ حاملان عرش کو حکم دیگا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان میں لیجاکر رکھو پھر اُن لوگوں کو خطاب کرکے فرمائیگا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھکو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنے زیادہ انعام کرنیکا ہے سب لوگ ایک زبان کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہوکر عرض کریں گے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہ پردہ اٹھادیگا اور اُن لوگوں پر ظاہر ہوجائیگا اور اپنے جمال جہاں آرا سے اُن کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہوچکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اُس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جائیں بعد اُن سے فرمائیگا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہوگیا ہوگا کہ یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس۔

آئیں گے نہ بیبیاں اُن کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو اُن کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاویگا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزار ہا درجہ اُس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالےٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اُس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادۃ) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعے کی برکت سے جمعے کے دن نہیں تیز کی جاتی ہے (احیاء العلوم) (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جمعے کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک اُس دن لازم کرلو (ابن ماجہ)

جمعے کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعے کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اُسی دن لاکر رکھے تاکہ پھر جمعے کے دن ان کاموں میں مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعے کا فائدہ اُس کو ملے گا جو اُس کا منتظر رہتا ہو اور اُس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (احیاء العلوم) (۲) پھر جمعے کے دن غسل کرے سر کے بالوں اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اُس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (۳) جمعے کے بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اُس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروالے ( ) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائیگا اُسی قدر اُس کو ثواب ملیگا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے فرشتے دروازے پر اُس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اُس کو پھر اُس کے

دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں سب سے پہلے جو آیا اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے
جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اُس کے بعد جیسے گائے کی قربانی کرنے میں
پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی واسطے مرغ ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ
دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول
ہو جاتے ہیں (صحیح مسلم شریف وصحیح بخاری شریف) اگلے زمانہ میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے
راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور
سخت اژدحام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ
پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی یہ لکھ کر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیوں
نہیں شرم آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یہود ہفتہ کو
اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادتخانوں اور گرجاؤں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبان
دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کیلئے پہنچ جاتے ہیں پھر طالبان دین کیوں پیش
قدمی نہیں کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانہ میں اس مبارک دن کی
بالکل قدر گھٹا دی اُن کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔
افسوس وہ دن جو کسی زمانہ میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے زیادہ تھا اور جس دن پر نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی اُمتوں کو نصیب نہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ
سے اسکی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع
کرنا سخت ناشکری ہے جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ (۵) جمعے کی نماز کیلئے پیادہ پا جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب
ملتا ہے (ترمذی شریف) (۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم السجدہ
اور ہل اتیٰ علے الانسان پڑھتے تھے لہذا ان سورتوں کو جمعے کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر
کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہو (۷) جمعہ کی
نماز میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ جمعہ اور سورہ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلےٰ اور
ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے (۸) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورہ کہف

پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورۂ کہف
پڑھے اُس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے
اندھیرے میں اُس کے کام آوے گا اور اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے
تھے سب معاف ہو جائیں گے (شرح سفر السعادۃ) علما نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ
صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ بے توبہ کے معاف نہیں ہوتے واللہ اعلم وہو ارحم الراحمین
(۹) جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اس لئے
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے اور اعظم
شعار اسلام سے ہے منکر اُس کا کافر اور بے عذر اُس کا تارک فاسق ہے (۱) قولہ تعالیٰ یَاۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالےٰ کے ذکر کی طرف دوڑو
اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور
اُس کا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے (۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اس کے اپنے بالوں
میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی
آدمی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اُس کی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام
خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اُس شخص کے معاف ہو
جائیں گے (صحیح بخاری شریف) (۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن
خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان
میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اُس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا
ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف) (۴) ابن عمر اور

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدا تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (صحیح مسلم شریف) (۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سُستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اُسکے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اُس سے بیزار ہو جاتا ہے (۶) طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے مگر چار پر غلام یعنی جو قاعدۂ شرع کیموافق مملوک ہو عورت نابالغ لڑکا بیمار (ابوداؤد شریف) (۷) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا ارادہ مصمم ہو اکہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود اُن لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں وارد ہوئی ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بضرورت جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اُس کے نزدیک کا ہمیشہ کال رہیگا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے (۹) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو جمعے کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اُس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اُس کو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اُس کا کچھ فائدہ ہے اُس کی ذات ہمہ صفت موصوف ہے کوئی اُس کی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے (۱۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کر دیے پس اُس نے اسلام کو پس پشت ڈالدیا (اشعۃ اللمعات) (۱۱) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت

میں شریک نہ ہوتا تھا اُس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں اُنھوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر اُن سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیاء العلوم) ان احادیث سے سرسری نظر سے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہو کہ نماز جمعے کی سخت تاکید شریعت میں ہو اور اُس کے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعوئی اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرأت کرسکتا ہے۔

نماز جمعے کے واجب ہونیکی شرطیں

(۱) مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں (۲) صحیح ہونا مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اُسی مرض کا اعتبار ہو بڑھاپے کیوجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے اور نماز جمعہ اُن پر واجب نہوگی (۳) آزاد ہونا غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں (۴) مرد ہونا عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۵) جماعت کے ترک کرنے کے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں اُن سے خالی ہونا اگر اُن عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہوگی **مثال** (۱) پانی بہت زور سے برستا ہو (۲) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو (۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو (۴) اور نمازوں کے واجب ہونیکی جو شرطیں اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا بالغ ہونا مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعے کے واجب ہونیکی تھیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اُس کی نماز ہوجائے گی یعنی ظہر کا فرض اُسکے ذمے سے اُتر جائیگا مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

جمعے کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبہ کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہو (۲) ظہر کا وقت پس ظہر سے پہلے اور اُس کے نکل جانیکے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں

وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی اگرچہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی (۳) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ الحمد للہ کہدیا جائے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے (درمختار وغیرہ) (۴) خطبے کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی (۵) خطبے کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی (۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبہ سے نماز ہونے تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی (بحرالرائق وبزازیہ ودرالمختار) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں (درمختار) (۷) عام اجازت کیساتھ علی الاعلان نماز جمعہ کا پڑھنا پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز پڑھنا درست نہیں اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جائیں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے بیان ہوئے اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اُس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اُس کو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (ردالمختار وغیرہ)

جمعہ کے خطبے کے مسائل

مسئلہ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اسکے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دے (ردالمختار وغیرہ) **مسئلہ** خطبہ میں بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا

کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے طاہر ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا (۷) ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خطبہ میں ان بارہ قسم کے مضامین ہونا اللہ تعالیٰ کا شکر اور اُس کی تعریف خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وعظ و نصیحت قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورۃ کا پڑھنا دوسرے خطبہ میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اُس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہوکر بیٹھنا دوسرے خطبہ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے بادشاہ اسلام کیلئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اُس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے دیکھو الرائق و درمختار وغیرہ

مسئلہ جب امام خطبے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو اُس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جبتک امام خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں **مسئلہ** جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اُس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا چلنا پھرنا سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتاوے دخزانۃ المفتین

مسئلہ اگر سنت نفل پڑھنے میں خطبہ شروع ہو جاوے تو سنت مؤکدہ تو پوری کر لے اور

نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے **مسئلہ** دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اُٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے لیکن نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں رمضان کے اخیر جمعے کے خطبہ میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اس کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اس کے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اس لئے بدعت ہے **تنبیہ** ہمارے زمانے میں اس خطبے پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (روح الاخوان) **مسئلہ** خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے **مسئلہ** نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعے کے دن

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کرلیں بلکہ کبھی بغرض تبرک واتباع اس کو بھی پڑھ لیا جایا کرے عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اُس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ اذان کہتے جب ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور معاً خطبہ شروع فرما دیتے جبتک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اُس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے بعد منبر بن جانیکے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اُس وقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند

ہوجاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت
کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آیا چاہتا ہو اپنے لوگوں
کو خبر دیتا ہو اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (میں اور قیامت اس
طرح ساتھ بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں) اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے
اور بعد اس کے فرماتے تھے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا
فَعَلَيَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصِلُوا
الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةً فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا اَوِ اسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ اِمَامٌ
جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا
زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا
يَؤُمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ سُلْطَانٌ يَخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ
(ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ خطبہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَمَنْ
يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا (ابوداؤد وغیرہ) ایک صحابی فرماتے
ہیں کہ حضرت سورۂ قٓ خطبہ میں اکثر پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے سورۂ قٓ حضرت
ہی سے سن سن کر یاد کی ہے جب آپ منبر پر اس کو پڑھا کرتے تھے (مسلم شریف) اور کبھی
سورۂ والعصر اور کبھی لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُوْنَ اور کبھی
وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (بحر الرائق)

نماز کے مسائل

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے (دُرّمختار وغیرہ) مسئلہ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہکر نماز شروع کردینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زاید ہوجاوے اُس کے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبے کے معلوم ہو کہ اُس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت (دُرّمختار و خزانۃ المفتیین) مسئلہ نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْفَرْضِ صَلوٰۃِ الْجُمُعَۃِ یعنی میں نے ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام پر چند مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے (بحرالرائق وغیرہ) مسئلہ اگر کوئی مسبوق قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اُس کی شرکت صحیح ہوجائے گی اور اُس کو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں (بحرالرائق و دُرّمختار وغیرہ) مسئلہ بعضے لوگ جمعے کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے اُن کو مطلقاً منع کرنا چاہئے البتہ اگر کوئی ذی علم پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعہ کی نماز کے صحت و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر ذکر ہوچکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبے کے کہ جمعے کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور

نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے
مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعے کے خطبے کے واجب ہے یعنی اُس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا
سب حرام ہیں۔ عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا غسل کرنا
مسواک کرنا عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا خوشبو لگانا صبح کو بہت سویرے اُٹھنا عیدگاہ
میں بہت سویرے جانا قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا قبل
عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دیدینا عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر
نہ پڑھنا جس رستے جائے اُس کے سوا دوسرے رستے سے واپس آنا پیادہ پا جانا اور رستے میں اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتا جائے **مسئلہ**
عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ
مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَّاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں
کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے
اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللّٰہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے
بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری
سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور اس دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ
اور سورۃ پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے
بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے (مجالس الابرار) **مسئلہ** بعد نماز کے دو خطبے
منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر بیٹھے جتنی دیر جمعے کے
خطبے میں **مسئلہ** بعد نماز عیدین کے یا بعد خطبے کے دعا مانگنا نبی صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اور
اُن کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہم سے منقول نہیں اور اگر ان حضرات
نے کبھی دعا مانگی ہوتی تو ضرور نقل کی جاتی لہذا الغرض اتباع دعا نہ مانگنا دعا مانگنے سے بہتر ہے
عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اللّٰہ اکبر کہے دوسرے میں
سات مرتبہ (بحر الرائق وغیرہ) **مسئلہ** عید الاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں

بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں فرق اسقدر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الاضحیٰ کا لفظ داخل کرے عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں اور عید الفطر میں راستہ چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں **مسئلہ** جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے (بحر الرائق) **مسئلہ** عید الفطر کے خطبے میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الاضحیٰ کے خطبے میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہئیں تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی واجب ہو جائیگی (رد المختار) لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے **مسئلہ** یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیے سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے **مسئلہ** اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں (رد المختار) **مسئلہ** نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیے (بحر الرائق) **مسئلہ** اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں (در مختار و بحر الرائق وغیرہ) **مسئلہ** عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے (بحر الرائق و رد المختار) **مسئلہ** عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا تھا

اور کسی وجہ سے اُس کی نماز فاسد ہوگئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اُس پر
اس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اُس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھ
سکتا ہے **مسئلہ** اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جاسکے تو عیدالفطر کی نماز دوسرے
دن اور عیدالضحیٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھی جاسکتی ہے **مسئلہ** عیدالضحیٰ کی نماز میں بے
عذر بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہووے گی مگر مکروہ ہے اور عیدالفطر میں بے عذر
کے تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی (بحر الرائق و درمختار وغیرہ) عذر کی مثال (۱)
کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے کو نہ آیا ہو (۲) پانی برس رہا ہو (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو
اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور
بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی (ردالمختار) **مسئلہ** اگر کوئی شخص
عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام
میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کرچکا
ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد
امام کا رکوع مل جائے تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ
ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں
کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری
تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اُٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں
وہ اُس سے معاف ہیں (ردالمختار) **مسئلہ** اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے
تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدے
کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں کی قرأت
میں تکبیریں فاصل ہوتی جاتی ہیں اور یہ کسی کا مذہب نہیں ہے اس لئے اس کے خلاف
حکم دیا گیا (ردالمختار) اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اُس کو خیال آئے تو
اُس کو چاہئے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے
تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اژدحام کے سجدۂ سہو نہ کرے

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اُس کے رُخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبۂ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے استقبال کعبہ ہو جائیگا خواہ جس طرف پڑھے اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی (ردّ المختار) مسئلہ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اُسکے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لئے اگر کوئی شخص کسی بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہو تو اُس کی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اس میں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور اس سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع بھی فرمایا اس لئے مکروہ تحریمی ہوگی مسئلہ کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اس لئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا آگے سبب ہوتا کہ سب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نرہیگی (در مختار وغیرہ) مسئلہ اگر امام کعبے کے اندر اور مقتدی کعبے سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی لیکن اگر صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اُس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ اس صورت میں بوجہ اس کے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اونچا ہوگا (ردّ المختار) مسئلہ اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے

نہوں (ردالمختار) مسئلہ اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اُس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائیگا جو کہ مانع اقتدا ہے البتہ وہ دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اس کی صورت یہ ہے

آ ب ج د کعبہ ہے اور ہ امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور د اور ز مقتدی ہیں جو کعبہ سے ایک گز کے فاصلہ پر کھڑے ہیں مگر د تو ہ کی طرف کھڑا ہے اور ز دوسری طرف کھڑا ہے د کی نماز نہ ہوگی ز کی ہو جائے گی۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سُنے اُس کے بعد اُس کی اقتدا کرے تو اُس کو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہئے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اگر اُس کو ملجائے تو اُس کو سجدے کی ضرورت نہیں اس رکعت کے مل جانے سے سمجھا جائیگا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا دوسرے یہ کہ وہ رکعت نہ ملے تو پھر اس کو بعد نماز تمام کرنے کے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے (بحر الرائق ردالمختار) مسئلہ مقتدی سے اگر آیت سجدہ سُنی جائے تو سجدہ واجب نہو گا نہ اُس پر نہ اُسکے امام پر نہ اُن لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھتے ہوں تو اُن پر سجدہ واجب ہوگا (ردالمختار) مسئلہ سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا مسئلہ عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں مسئلہ سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اُس کا ادا کرنا فوراً واجب ہے تاخیر کی اجازت نہیں (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ خارج نماز کا

سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جاسکتا پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اُس کا گناہ اُس کے ذمے ہوگا اور اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے (بحرالرائق) **مسئلہ** اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوئے جارہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدہ میں تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو سُنے تو ہر شخص پر دو سجدے واجب ہوں گے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سُننے کے سبب سے مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائیگا اور نماز ہی میں ادا کیا جائیگا اور سُننے کے سبب سے جو ہوگا وہ خارج نماز کا سمجھا جائیگا اور بعد نماز کے ادا کیا جائیگا **مسئلہ** اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہو جائیگا اگر اسی طرح آیت سجدے کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومے کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائیگا اور اُس میں نیت کی بھی ضرورت نہوگی (درمختار و ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ پڑھنا چاہئے اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے (بحرالرائق)

میّت کے غسل کے مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مرگیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اُس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہوگا اس لئے کہ میّت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی اُن کا فعل نہیں ہوا ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اُس کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائیگا اسی طرح اگر میّت کے اوپر مینہ کا پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اُس کا غسل دینا فرض رہیگا (فتاوی قاضی خاں و بحرالرائق و درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کسی آدمی کا صرف

سر کہیں دیکھا جائے تو اُس کو غسل نہ دیا جائیگا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائیگا اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اُس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائیگا ورنہ نہیں اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائیگا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے (بحر الرائق و رد المحتار) مسئلہ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار الاسلام میں یہ واقعہ ہوا ہو تو اُسکو غسل دیا جائیگا اور نماز بھی پڑھی جائیگی مسئلہ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں ملجائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انھیں کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مرجائے تو اُسکی نعش اُسکے ہم مذہب کو دیدی جائے اگر اُس کا کوئی ہم مذہب نہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اُس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اُس کو وضو نہ کرائے اور سر اُس کا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اُس کے بدن میں نہ ملایا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اُس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہو گا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس کو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اُس کی نماز درست نہ ہوگی (در مختار وغیرہ) مسئلہ باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو اُن کے مردوں کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کیوقت مارے گئے ہوں مسئلہ مرتد اگر مرجائے تو اُس کو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اُس کے اہل مذہب اُس کی نعش مانگیں تو اُن کو بھی نہ دی جائے (بحر الرائق وغیرہ) مسئلہ اگر پانی نہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی مل جائے تو اُسکو غسل دیدینا چاہیے۔

میت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اُس کو بھی کسی نہ کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ

حصّہ جسم کا ہو گو سر بھی نہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیے (ردّ المختار وغیرہ) مسئلہ کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اُس کی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہو تو اُس کو کفن مسنون دینا چاہیے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

جنازے کی نماز کے مسایل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے مسئلہ نماز جنازہ کے واجب ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کیلئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں ہاں اب میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اُس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جسکو یہ خبر نہو گی وہ معذور ہے نماز جنازہ اُسپر ضروری نہیں (درالمختار) مسئلہ نماز جنازے کے صیح ہونے کیلئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت ستر عورت استقبال قبلہ نیت ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اسکے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائیگی تو تیمم کرے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانیکا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔ مسئلہ آجکل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھتے ہیں اُن کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اُس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اسکا خیال نہیں کرتے اور اُن کی نماز نہیں ہوتی دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جنکو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں (شرط ۱) میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صیح نہیں۔ مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اُس کی نماز صیح ہے سوا اُن لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مر جائیں تو پھر اُن کی نماز پڑھی جائیگی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اُسکی سزا میں وہ مارا جائے تو اُسکی نماز بھی نہ پڑھی

جائیگی اور ان لوگوں کی نماز زجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کر کے دی ہو اُس پر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے **مسئلہ** جس لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہوں وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا اور اُس کی نماز پڑھی جائیگی **مسئلہ** میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور اگر مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا ہو تو اُس کی نماز درست نہیں (ردالمختار وغیرہ) (**شرط ۲**) میت کا بدن اور کفن نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا یا اگر نجاست حقیقیہ اُسکے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اُس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے (ردالمختار) **مسئلہ** اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے طاہر نہو یعنی اسکو غسل نہ دیا گیا یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اُس کی نماز درست نہیں ہاں اگر اس کا طاہر ہونا ممکن نہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے خیال آئے کہ اسکو غسل نہ دیا گیا تھا تو اُس کی نماز دوبارہ اُس کی قبر پر پڑھی جائے اس لئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہذا نماز ہو جائے گی **مسئلہ** اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اُس کی نماز اُس کی قبر پر پڑھی جائے جبتک کہ اُس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہو گی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے (درمختار و ردالمختار) **مسئلہ** میت جس جگہ رکھی ہو اُس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں (ردالمختار و فتاویٰ عالمگیری) (**شرط ۳**) میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اُس کی نماز درست نہیں (**شرط ۴**) میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں (**شرط ۵**) میت کا یا جس چیز پر میت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اُس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہو گی (درمختار و ردالمختار وغیرہ) (**شرط ۶**) میت کا وہاں موجود ہونا اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہو گی **مسئلہ** نماز جنازے میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ تکبیر کہنا ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کی سمجھی جاتی ہے

(۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض و واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں عذر کا بیان اوپر ہو چکا ہے مسئلہ رکوع سجدہ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں مسئلہ نماز جنازے میں تین چیزیں مسنون ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) میت کیلئے دعا کرنا جماعت اس میں شرط نہیں ہے پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا خواہ وہ عورت ہو یا مرد بالغ ہو یا نابالغ (ردالمحتار) مسئلہ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اس لئے کہ یہ دعا ہے میت کیلئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الٰہی میں کسی چیز کیلئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کیلئے مسئلہ نماز جنازے کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے محاذی کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَدُعَاءً لِّلْمَيِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کیلئے دعا کرنا یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کے ایک مرتبہ اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں اس کے بعد پھر ایک بار اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اسکے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ اور اگر دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں

آئی ہیں اور اُن کو ہمارے فقہا نے بھی نقل کیا ہے جس دُعا کو چاہے اختیار کرے اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اِجْعَلْہُ کی جگہ اِجْعَلْھَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھیں جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے

مسئلہ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہیگا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی سب چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ پڑھیگا مسئلہ جنازہ کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک آدمی اُن میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک درّ المختار مسئلہ جنازے کی نماز بھی اُن چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا مسئلہ جنازے کی نماز اُس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنج وقتی نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازے کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اُس میں مکروہ نہیں درّ المختار و درّ مختار و بحرالرائق وغیرہ) مسئلہ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے (درّ مختار و بحر الرائق وغیرہ) مسئلہ جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کیحالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہو (درّ مختار وغیرہ) مسئلہ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اُس وقت چاہیے

کہ سب جنازوں کی صف قایم کردی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے
آگے دوسرا جنازہ رکھدیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور
یہ صورت اس لئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائیگا جو مسنون ہے
مسئلہ اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے اُن کی صف قایم کی جائے
کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے اُن کے بعد لڑکوں کے اُن کے بعد بالغہ عورتوں
کے اُن کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے (در مختار وغیرہ) مسئلہ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز
میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو
چکی ہیں اُن کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائیگا اور اُس کو چاہیئے کہ فوراً آتے ہوئے
مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہکر شریک ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب
امام تکبیر کہے تو اُس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر
جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور اُس میں کچھ پڑھنے
کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص
اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائیگا اور اُس کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہکر شریک ہو جائے
اور بعد ختم نماز کے اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرلے مسئلہ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ
یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کیلئے مستعد تھا تو اُسکو
فوراً تکبیر کہکر شریک نماز ہو جانا چاہیئے امام کی دوسری تکبیر کا اُس کو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور
جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اُس تکبیر کا اعادہ اُس کے ذمے نہوگا بشرطیکہ قبل اس کے کہ
امام دوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہو (بحر الرائق وغیرہ) مسئلہ
جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے
گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اُٹھ جائیگا تو دعا نہ پڑھے مسئلہ جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق
ہو جائے تو اُس کا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے (بحر الرائق) مسئلہ
جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہ وقت کو ہے گو تقوی اور
ورع میں اُس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہ وقت وہاں نہو تو اُس کا نائب

یعنی جو شخص اُسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقوی میں اُس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر وہ بھی نہ ہو تو اُس کا نائب ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا اُن کے اذن کے جائز نہیں انہیں کا امام بنانا واجب ہے اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اُس سے افضل نہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتی کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اُسکی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانیکا خیال نہو **مسئلہ** اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھادی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لے تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہو گا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہو گا (رد المختار) حاصل یہ ہے کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اُس کی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسایل

مسئلہ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اُس کا غسل اور نماز **مسئلہ** جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اُس کو دفن کرنیکے لئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہئے **مسئلہ** اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اُس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اُس کو دست بدست لیجائیں یعنی ایک آدمی اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اُٹھالے پھر اُس سے دوسرا آدمی لے لے اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اُس کو کسی چار پائی وغیرہ پر

رکھ کر لیجائیں اور اُسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اُٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اُٹھاکر شانوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسی طرح اسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لیجانا بھی مکروہ ہے مسئلہ میت کے اُٹھانیکا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُس کا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھکر اور کم سے کم دس قدم چلے بعد اُسکے پچھلا داہنا پایا داہنے شانے پر رکھکر کم سے کم دس قدم چلے بعد اُس کے اگلا بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھکر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانے پر رکھکر کم سے کم دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملاکر چالیس قدم ہو جائیں مسئلہ جنازہ کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اسقدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے (ردالمختار) مسئلہ جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں اُن کو قبل اسکے کہ جنازہ شانوں سے اُتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ جو لوگ جنازیکے ساتھ نہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں اُن کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہو جانا چاہیئے (ردالمختار و درمختار وغیرہ) مسئلہ جو لوگ جنازیکے ہمراہ ہوں اُن کو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگرچہ جنازیکے آگے چلنا بھی جائز ہے ہاں اگر سب لوگ جنازیکے آگے ہو جائیں تو مکروہ ہے اسی طرح جنازیکے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ جنازیکے ہمراہ پیادہ پا چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازیکے پیچھے چلے (درمختار وغیرہ) مسئلہ میت کی قبر کم سے کم اُس کے نصف قد کی برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہونا چاہیئے اور موافق اُس کے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے (بحرالرائق وغیرہ) مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھکر دفن کردیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اُس صندوق میں مٹی بچھادی جائے (بحرالرائق و درمختار وغیرہ) مسئلہ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتار دیں اُس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اُٹھاکر قبر میں رکھدیں۔

مسئلہ قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو اپکی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا (ردالمحتار) مسئلہ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے مسئلہ میت کو قبر میں رکھکر داہنے پہلو پر اسکو قبلہ رو کردینا مسنون ہے (ردالمحتار) مسئلہ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانیکے خوف سے دیگئی تھی کھول دی جائے (بحرالرائق وغیرہ) مسئلہ بعد اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے اسکو بند کردیں پختہ اینٹوں یا لکڑی سے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ کوٹھیاں یا لکڑی کے تختے رکھدینا بھی جائز ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرکے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن ظاہر ہوجانیکا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہیے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اُس کی قبر سے نکلی ہو وہ سب اُس پر ڈال دیں اُس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہوجائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (ردالمختار) مسئلہ بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کیلئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھکر اُس کا ثواب اُس کو پہنچانا مستحب ہے (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن کرنا نہ چاہیے اس لئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر بنائی جائے اسکی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے (درمختار د

ردالمختار) مسئلہ قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اُس پر مٹی لگانا مکروہ ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے (ردالمختار وغیرہ) میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں (ردالمختار وغیرہ) لیکن اس زمانے میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر دیا ہے اور ان مفاسید سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اس لئے ایسے امور بالکل ناجائز ہوں گے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں +

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اُس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اسکے بہت ہیں اسلئے اسکے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علما نے اُن اقسام کے جمع کرنیکے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اُس شہید کیساتھ خاص ہیں جسمیں یہ چند شرطیں پائی جائیں (شرط ۱) مسلمان ہونا پس غیر اسلام کے لئے کسی کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی (شرط ۲) مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اُس کیلئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کریں گے ثابت ہونگے (شرط ۳) حدث اکبر سے پاک ہونا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اُس کیلئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے (شرط ۴) بیگناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بیگناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یوں ہی مر گیا ہو تو اُسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے (شرط ۵) اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان

یا ذمی کے ہاتھ سے بذریعہ آلہ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جاوے تو اس پر شہید کے احکام جاری نہ ہونگے لیکن نوامعافاً آلہ جارحہ کے حکم میں ہے گو اس میں دھار نہ ہو اور اگر کوئی شخص حربی کافر یا باغیوں یا ڈاکہ زنوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا ان کے جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلہ جارحہ سے مقتول ہونیکی شرط نہیں حتی کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مرجائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی ان سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے

مثال (۱) کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا (۲) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اس جانور کو حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مرگیا (۳) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگا دی جس سے کوئی جل کر مرگیا (بحرالرائق وغیرہ) (**شرط ۶**) اس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہوں گے گو ظلماً مارا جائے **مثال** (۱) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلہ جارحہ سے قتل کر دے (۲) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلہ جارحہ سے قتل کرے مگر خطاءً مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانہ پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے (۳) کوئی شخص کسی جگہ سوا معرکہ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم نہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری نہونگے مالی عوض کے مقرر ہو نہیں ابتداءً کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداءً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے **مثال** (۱) کوئی شخص آلہ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثہ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہو گئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتداءً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتدا میں واجب نہیں

ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری ہوجائینگے
(۶) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلۂ جارحہ سے مار ڈالے تو اُس صورت میں ابتداءً قصاص فی واجب
ہوا تھا مال ابتداءً نہیں واجب ہوا لیکن باپ کے احترام وعظمت کی وجہ سے قصاص معاف
ہوکر اُسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہوجائینگے
شرط (۷) بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت وتمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے
دوا کرنے خرید وفروخت کرنے وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئیں اور نہ مقدار وقت
ایک نماز کے اُس کی زندگی حالت ہوش وحواس میں گذرے اور نہ اُس کو حالت ہوش
میں معرکہ سے اُٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اُٹھا لائیں تو
کچھ حرج نہوگا پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل
نہوگا اس لئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت
کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملے میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہوجائیگا اور اگر
دینی معاملے میں ہو تو نہ خارج ہوگا اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ
باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہوجائیگا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں
مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے وہ شہید ہے
مسئلہ جس شہید میں یہ سب شرائط پائے جائیں اُس کا ایک حکم یہ ہے کہ اُس کو غسل نہ
دیا جائے اور خون اُس کے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اُس کو دفن کردیں دوسرا
حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو اُن کپڑوں کو اُس کے جسم سے نہ اُتاریں ہاں اگر اُسکے
کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کیلئے اور کپڑے زیادہ کردئے
جائیں اسی طرح اگر اُس کے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اُتار لئے
جاویں اور اگر اُس کے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے
پوستین وغیرہ تو ان کو بھی اُتار لینا چاہئے ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اُس کے جسم پر
کوئی کپڑا نہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اُتارنا چاہئے ٹوپی جوتہ ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اُتار
لیا جائیگا اور باقی سب احکام جو اور مُردے کیلئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب اُن کے

حق میں بھی جاری ہونگے اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اسکو غسل بھی دیا جائیگا اور مثل دوسرے مُردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاوے گا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈالدینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنے کیلئے اُس کی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں سے تختے اُٹھا کر اس کو قبلہ رو کر دینا چاہیے مسئلہ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ رونیوالی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے مسئلہ اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ اُن زاید تکبیروں میں اُس کا اتباع نکریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں ہاں اگر زاید تکبیر امام سے نہ سُنی جائیں بلکہ مکبّر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں تکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو (ردّ المختار وغیرہ) مسئلہ اگر کوئی شخص کشتی پر مرجائے اور زمین وہاں سے اسقدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہوجانے کا خوف ہو تو اُس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کر کے اُس کو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہو اور وہاں جلدی اُترنے کی اُمید ہو تو اُس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کردیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہو تو اُس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہدینا کافی ہے یہ بھی نہ ہوسکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہوجائیگی اس لیئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے (بحر الرائق وغیرہ) مسئلہ جب قبر میں مٹی پڑچکے تو اُسکے بعد میت کا قبر سے نکالنا

جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے **مثال** (۱) جس زمین میں اسکو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اُسکے دفن پر راضی نہ ہو (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو **مسئلہ** اگر کوئی عورت مر جائے اور اُس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اُس پیٹ چاک کرکے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اُس کا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اُس کے ترکے میں سے وہ مال ادا کر دیا جاوے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنیکے لئے لیجانا خلاف اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لیجانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے **مسئلہ** میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اُس میں نہوں **مسئلہ** میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب اُن کو سنا کر اُن کو صبر پر رغبت دلانا اور اُن کے اور نیز اس میت کیلئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اُس کو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** اپنے لئے تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی اُنگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اسکے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں اسلئے اسکے مسنون یا مستحب ہونیکا خیال نہ رکھنا چاہئے **مسئلہ** قبر کوئی سبز شاخ رکھدینا مستحب ہے اور اگر اسکے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اُس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے (رد المختار) **مسئلہ** ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہئے

مگر بوقت ضرورت شدید جائز ہے اگر ہر سب مُردے مرد ہی مرد ہوں تو جو اُن سب میں افضل
ہو اُسکو آگے رکھیں باقی کو اُسکے پیچھے درجہ بدرجہ رکھدیں اور اگر کچھ مرد ہوں کچھ عورتیں
تو مردوں کو آگے رکھیں اور اُن کے پیچھے عورتوں کو (عالمگیری) مسئلہ قبروں کی زیارت
کرنا یعنی اُن کو جا کر دیکھنا مردوں کیلئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ
زیارت قبور کیجائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو بزرگوں کی قبروں کی زیارت کیلئے سفر کرکے
جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو آجکل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے
کہ اُن کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب ہوتا ہے یہاں ہم اُن احکام کو بیان کرتے ہیں
جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں مسئلہ مسجد کے دروازہ کا بند کرنا مکروہ تحریمی
ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کیلئے دروازہ بند کرلیا جائے تو
جائز ہے مسئلہ مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے
اندر مسئلہ جس گھر میں مسجد ہو اُس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں اسی طرح اُس جگہ کو
بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کیلئے مقرر کیگئی ہو مسئلہ مسجد کے در و
دیوار کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مناسب ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے
ہو تو ناجائز ہے مسئلہ مسجد کے در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا
نہیں مسئلہ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بُری بات
ہے اور اگر نہایت ضرورت درپیش آئے تو اپنے کپڑے میں تھوک وغیرہ لیلے مسئلہ مسجد
کے اندر وضو یا کلی کرنا مکروہ تحریمی ہے مسئلہ جنب اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے
مسئلہ مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر
ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے ضرورت سے زیادہ اُس وقت بھی جائز
نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہئے مسئلہ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے

تو اسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** مسجد کے اندر درختوں کا لگانا
مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو
تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گر جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی
حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کر لیگا **مسئلہ** مسجد کو رستہ بنا
دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے ماہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر
مسجد سے نکل جانا جائز ہے **مسئلہ** مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے
کہ مسجد دین کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اس میں دنیا کے کام نہ ہونا
چاہئیں حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لیکر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ وروں میں داخل ہے
اس کو مسجد سے علیحدہ بیٹھ کر پڑھانا چاہئے ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے
مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد
کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ سوم کا شروع ہوتا ہے

تتمہ حصہ سوم

بہشتی زیور

کتاب الصوم

روزہ کا بیان

مسئلہ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں

شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتیٰ کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقہ سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو اُن پر اُس دن کا روزہ ضروری ہوگا (در مختار و ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آیندہ کا سمجھا جائیگا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آیندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائیگا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد (ردالمختار وغیرہ) **مسئلہ** جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اُس پر اُن دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے (شامی) **مسئلہ** کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اُسکو روزہ کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اُس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائیگا **مسئلہ** کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اس نے کھا پی لیا تو وہ روزہ فاسد ہو گیا **مسئلہ** مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا (شامی) **مسئلہ** کسی مُردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جس کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹا لیا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا **مسئلہ** کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سوتے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا وہ شخص جس پر روزہ کے واجب ہونے کی تمام شرائط پائے جاتے ہوں رمضان کے اُس ادائی روزہ کو جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کر دی ہو عمداً منہ کے ذریعے سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اُس کے استعمال سے

کسی قسم کا نفع جسمانی بالذات متصور ہو اور اُس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی کہ ایک تل کے برابر یا جماع کرے یا کرائے تو اُطت بھی اسی حکم میں ہے جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہو جانا بھی شرط نہیں ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کم سن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے (بحرالرائق ورد المختار) **مسئلہ** اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سُرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی چیز داخل کرے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اس لئے نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا **مسئلہ** جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں روزہ کی حالت میں تو ان پر کفارہ اور قضا دونوں واجب ہونگے **مسئلہ** اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرالے تب بھی اُسکو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے **مسئلہ** جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتی کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا **مسئلہ** سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ غسل کئے ہوں روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اس کا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (بحرالرائق وغیرہ) **مسئلہ** مرد کا اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا اسی طرح یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانہ تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا (ردالمختار) **مسئلہ** کسی شخص نے بہ سبب شک کے کہ اُس کو روزے کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اس لئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اس کے جیسے ہی روزہ کا خیال آگیا جوں ہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمہ کو منھ سے پھینک دیا اگرچہ علیحدہ ہو جانے کے بعد منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا **مسئلہ** مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے

یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آویگا **مسئلہ** عورت کا بوسہ لینا اور اس سے
بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جائیگا اور اُس
حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف اور اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں **مسئلہ**
کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص بدن برہنہ ملانا
بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں (رد المحتار)
مسئلہ اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دور جا کر کسی بھولی
ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزے کو فاسد کر دے تو
اُس کو کفارہ دینا ہوگا اس لئے کہ اُس پر اُس وقت کا اطلاق نہ تھا کہ وہ ٹھیرنے کی
نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھیرا **مسئلہ** سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ
واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں
کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں
ہاں جماع کے سبب سے بھی روزے فاسد ہوئے ہوں ہر ایک کا کفارہ علیحدہ رکھنا
ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو +

اعتکاف کے مسایل

مسئلہ اعتکاف کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھیرنا (۲)
بہ نیت اعتکاف ٹھیرنا پس بے قصد و ارادہ ٹھیر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت
کے صحیح ہونے کیلئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور
اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک
ہونا اور جنابت سے پاک ہونا **مسئلہ** سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام
یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے اُس کے مسجد نبوی کا اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا
اسکے بعد جامع مسجد کا اس کے بعد محلے کی مسجد کا جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو
مسئلہ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب سنت موکدہ مستحب واجب ہے -

اگر نذر کیجائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائیگا تو میں اعتکاف کرونگا اور سنت موکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے اور مستحب ہے اس عشرۂ رمضان کے اخیر عشرہ کے سوا اور کسی زمانہ میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ **مسئلہ** اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اُسکو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اُس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائیگی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اُس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے ہاں اُس روزے کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اُس کے لئے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اُس کے اُسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں اگر کوئی شخص رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اُس کے بدلے کر لینے سے اُسکی نذر پوری ہو جائیگی مگر علے الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا **مسئلہ** اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اسلئے کہ اسکے واسطے شرط کرنیکی ضرورت نہیں **مسئلہ** اعتکاف مستحب میں بھی احتیاطاً یہ ہو کہ روزہ شرط ہے **مسئلہ** اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف کیلئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے مگر اُس روز روزہ ہونا چاہیے **مسئلہ** حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی اُن کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہو تو فاسد ہو جائیگا اور اُس کی قضا کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائیگا اس لئے کہ اعتکاف مستحب کیلئے کوئی مدت مقرر نہیں **پہلی قسم** اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت

عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پاخانہ پیشاب غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہیں جبکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو شرعی ضرورت جیسے جمعے کی نماز **مسئلہ** جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اُس کے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہانتک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اُس مسجد سے زیادہ قریب ہو مثلاً پاخانہ کے لئے اگر جائے اور اُس کا گھر دور ہو اور اُس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اُس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو دوسری جگہ جانے سے اُسکی ضرورت رفع نہو تو پھر جائز ہے اگر جمعہ کی نماز کیلئے کسی مسجد میں جائے اور نماز کے وہیں ٹھیر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے **مسئلہ** بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہیں **مسئلہ** جو عذر کثیر الوقوع نہوں اُن کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کیلئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کیلئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قایم نہ رہے گا اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کیلئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اُس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جمعہ کی نماز کیلیے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھیرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اُس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے (ردالمختار) اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں **مسئلہ** اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اُس کا اعتکاف قایم نہ رہیگا مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اُس کو گرفتار کر لیجائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اسکو باہر نکالے اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہیگا **دوسری قسم**

اُن افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال میں اعتکاف باطل ہوجائیگا جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالت اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر اُن سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو ہاں اگر اُن افعال سے منی کا خروج ہوجائے تو پھر اعتکاف فاسد ہوجائیگا البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہوجائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا **مسئلہ** حالت اعتکاف میں بےضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اُس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہوجانے یا جگہ رُک جانیکا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رُک جانیکا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے (ردالمختار) **مسئلہ** حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بُری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھانے پڑھنے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں +

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ سال گذرنا سب میں شرط ہے **مسئلہ** ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمہ ہیں اور سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں (۱) سال کے اکثر حصہ میں اپنے منہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں اُن کو کھڑے کرکے نہ کھلایا جاتا ہو اگر نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال اُن کو گھر میں کھڑے کرکے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں اسی طرح اگر گھاس اُن کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بہ قیمت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمہ نہیں (۲) دودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ

ہونے کے لیئے یا فربہ کرنے کے لیئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لیئے یا سواری کیلئے تو پھر سائمہ نہ کہلائیں گے +

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ اونٹنی یا گائے بیل بھینس بھینسا بکری بکرا بھیڑ دنبہ ہو جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو اُن پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے ملکر پیدا ہوں تو اگر اُن کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے **مثال** بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہے تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے **مسئلہ** جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اُس کو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اُسکی زکوٰۃ نہ دینا پڑیگی اور جب سے اس نے تجارت کی نیت کی ہے اُس وقت سے اُسکو تجارتی سال شروع ہوگا **مسئلہ** جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر اُن کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائیگا اور سال پورا ہونیکے بعد اگر وہ بڑا جانور مرجائے تو زکوٰۃ ساقط ہوجائیگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں **مسئلہ** گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ فرض ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یا پونے تین روپیہ دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اُسی قیمت کا چالیسواں حصہ دیدے **مسئلہ** گدھے اور خچر پر جبکہ تجارت کیلئے نہوں زکوٰۃ فرض نہیں +

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس میں دو اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ

مگر ایک سال سے کم نہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جسکا
دوسرا برس شروع ہوا اور چھبیس سے پینتیس تک کچھ نہیں پھر چھتیس اونٹ میں ایک ایسی
اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس سے پینتالیس تک کچھ نہیں پھر چھیالیس
اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہوا اور سینتالیس سے ساٹھ تک کچھ
نہیں پھر اکسٹھ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہوا اور باسٹھ سے پچھتر
تک کچھ نہیں پھر چھہتر اونٹ میں دو اونٹنیاں جن کو تیسرا برس شروع ہوا اور ستتر سے نوے
تک کچھ نہیں پھر اکانوے اونٹ میں دو اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہوا اور بانوے
سے ایک سو بیس تک کچھ نہیں پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر یہ حساب
کیا جائیگا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جاوے یعنی ایکسو پچیس
ہو جائیں تو ایک بکری اور دو اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جاوے اور پچیس
اونٹ بڑھ جائیں تو ایک دو برس والی اونٹنی اور دو تین برس والی اور تیس اونٹ بڑھ جائیں
تو ایک چوتھے برس والی اونٹنی اس تیس میں اور دو چوتھے برس والی ایک سو بیس میں
پس کل تین چوتھے برس والی ہوئیں پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے
سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس تک فی پانچ اونٹ ایک بکری اُن میں
چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ اور پچیس میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور
چھتیس میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے ہو جاویں تو
چار تین برس والی اونٹنی پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اُسی طرح حساب
چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو کے بعد سے چلا ہے **مسئلہ** اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ
دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیئے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہے تو درست ہے۔

گائے اور بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر
دونوں کے ملانیسے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملا لینگے مثلاً بیس گائیں ہوں اور

اور دس بھینسیں تو دونوں ملاکر تیس کا نصاب پورا کرلیں گے مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائیگا جس کی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دیجائیگی اور بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائیگی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلےٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائیگا پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس تک بھی کچھ نہیں چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس سے انسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیے جائینگے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو گئیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس اور جب اسی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے کیونکہ اسی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا کیونکہ سو میں دو نصاب تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں تو چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کرکے ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کرکے دو برس کے تین بچے دیں +

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دُم دار ہو جس کو دُنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو اگر دونوں کا نصاب پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ علیحدہ دی جائیگی اور اگر ہر ایک کا نصاب تو پورا نہو مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہو تو دونوں کو ملا لینگے

اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائیگا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زاید میں کچھ نہیں پھر ایک سو اکیس میں دو دو بھیڑیں یا بکریاں اور ایک سو بائیس سے دو سو تک زاید میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں اور دو سو دو سے تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم زیادتی میں کچھ نہیں **مسئلہ** بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری (بحر الرائق) +

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص حرام مال حلال مال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اسکو دینا ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونیکے بعد مر جائے تو اُس کے مال کی زکوٰۃ نہ لیجائیگی ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اُس کا تہائی مال زکوٰۃ میں لے لیا جائیگا گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے اور اگر اُس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دیدیں لے لیا جائیگا **مسئلہ** اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کرے تو پھر زکوٰۃ اس ایک سال کی اُس کو نہ دینا پڑیگی ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اُس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائیگا اور دائن کو زکوٰۃ دینی پڑیگی۔ کیونکہ زکوٰتی مال کے ہلاک کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی (بحر الرائق) **مسئلہ** فرض و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اُسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں سے زاید ہو ورنہ مکروہ ہے اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ میں دیدینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل و عیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے **مسئلہ** اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کر دیجائے تو اگر وہ بالدار ہے

تب تو اُس کے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اُس کی موانست کے ہے تو اُس کا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر اور اگر وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست کے نہ ہو تو اُس کا صدقہ فطر اُس کے باپ کے ذمہ واجب رہیگا اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست کے ہو ہر حال میں اُس کے باپ پر اُس کا صدقہ فطر واجب ہوگا درّ المختار وغیرہ +

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ چہارم کا تتمہ نہیں ہے

آگے تتمہ حصہ پنجم شروع ہوتا ہے

تتمہ حصہ پنجم

بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے یا پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کترانا بھی درست ہے مگر سب کترانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور کچھ حصہ منڈانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آجکل بابری رکھنی یا چندوا گھٹوانے یا اگلے حصہ سر کے بال بغرض کلائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں مسئلہ اگر بال بہت بڑھائے

تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں مسئلہ عورت کو سر منڈانا بال کترانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے مسئلہ لبوں کا کترانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے مسئلہ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہوں مسئلہ ڈاڑھی منڈانا کترانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زاید ہو اُس کا کترا دینا درست ہے اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جاوے درست ہے مسئلہ رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں اُن کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابر کسی قدر لیے جاویں اور درست کر دیئے جاویں یہ بھی درست ہے مسئلہ حلق کے بال منڈانا نہ چاہیے مگر امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضایقہ نہیں مسئلہ ریش بچہ کے جانبین لب زیرین کے بال منڈوانے کو فقہانے بدعت لکھا ہے اس لئے نہ چاہیے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہانے مکروہ لکھا ہے مسئلہ بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کیلئے دور کرنا بہتر ہے مسئلہ ناک کے بال اُکھیڑنا نہ چاہیے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے مسئلہ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے مسئلہ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کئے جاویں اور اُسترے سے مونڈنا بھی جائز ہے مسئلہ موئے زیر ناف میں مرد کے لئے اُسترے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتدا ناف کے نیچے سے کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی دوا لگا کر زایل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے اُسترہ نہ لگے۔ مسئلہ اسکے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست مسئلہ ہاتھ پیر کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کمیت دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹانا مستحب ہے مسئلہ ہاتھ کے ناخن اس ترکیب سے کترانا بہتر ہے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بترتیب کترا کر بائیں چھنگلیا سے بترتیب کتاوے

اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں داہنی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اسکے خلاف بھی درست ہے مسئلہ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کردینا چاہئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈالدے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہوجانیکا اندیشہ ہے مسئلہ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہوجاتی ہے مسئلہ حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیرناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے مسئلہ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیرناف بغل بیں ناخن وغیرہ دور کرکے نہادھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کرکے نماز کو جاوے ہر ہفتے نہو تو پندرہویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اسکے بعد رخصت نہیں اگر چالیس روز گذر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منھ سے نہ کہا کہ میں شفع لونگا تو شفعہ باطل ہوجاویگا پھر اُس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اُسکے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اُس وقت اُس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفع لونگا یہانتک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لونگا تو اُس کا شفعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر شفیع نے کہا کہ مجھکو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفع سے دست بردار ہوجاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہوگیا اسلئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اسلئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے مسئلہ اگر ہنوز حاکم نے شفع نہیں دلایا تھا کہ شفیع مرگیا اُسکے وارثوں کو شفع نہ پہنچے گا اور خریدار مرگیا شفع باقی رہیگا مسئلہ شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اُس نے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کو بکا ہے اُس وقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سُنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سُنا کہ نہیں بلکہ دوسرا شخص خریدار ہے یا پہلے سُنا تھا کہ نصف بکا ہے پھر

معلوم ہوا کہ پورا لگا ہے ان صورتوں میں پہلی دست برداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دیکر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اس کو فلاں نسبت سے تقسیم کرلیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے مسئلہ ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آویگا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصفا نصف یا تین تہائی تقسیم کرلیا جائے یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے مسئلہ اس معاملہ کی درستی کے لئے اتنی شرطیں ہیں ‌نمبر۱ زمین کا قابل زراعت ہونا زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا مدت زراعت کا بیان کرنا بیج کا بیان کردینا کہ بیج کس کا ہوگا یا کسان کا جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہوں گے یا جو مثلاً کسان کے حصہ کا ذکر ہوجانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہوگا۔ زمین کو خالی کرکے کسان کے حوالے کرنا زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین ہو اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں مسئلہ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہوجاوے گی مسئلہ مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملیگا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملے گی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جاویگا۔ جو آپس میں دونوں کے ٹھیر چکا تھا یعنی اگر مثلاً بالمناصفہ مزارعت ٹھیری تھی تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جاویگا مسئلہ بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جاویگا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس سے زبردستی نہ کی جائے گی مسئلہ اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مرجاوے تو مزارعت باطل ہوجاویگی مسئلہ اگر مدت معینہ مزارعت کی گذر جاوے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی

اُجرت اُس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی اُن زاید ایام کے عوض میں مسئلہ بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اُسکو تو حسب معاہدہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اُسکو تقسیم نہیں کرتے بلکہ گھبول کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اسکے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتا ہی مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کے اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جاوے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کیجاوے کہ دونوں کی مُراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ دیجاتی ہے اس طرح جائز ہوسکتا ہی مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے مسئلہ بعض زمینداروں کی عادت ہو کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصے میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھیرالیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لینگے تو یہ ناجائز ہی اور اگر اس طرح ٹھیرالیا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہی مسئلہ بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائیگا پھر بعد میں تکرار و قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں یا تو اُس تخم کا نام تقریراً لے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے سو بونا مسئلہ بعض جگہ رسم ہو کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہی اور یہ شرط ٹھیرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً اُن محنتوں کا ہوگا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں مسئلہ اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو اُن عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے مسئلہ اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت تک زمین سے منقطع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا کہ اس وقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم و غصب ہی بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اُس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اُس کی پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اُس کا حرام ہے مسئلہ

مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے مسئلہ اگر پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دیے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقاۃ درست نہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونیکے بعد درست نہیں مسئلہ اور عقد مساقاۃ جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے ہوں گے اور کام کرنیوالونکو معمولی مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

پانی کے احکام

مسئلہ کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے یا وضو وغسل و پارچہ شوئی کے لئے پانی لینے سے یا دس پانچ گھڑے بھر کر اپنے گھر کے ایک آدھ درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں سب کا حق ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائیگا کہ پانی لینے والے کا کام دوسری جگہ سے باسانی چل سکتا ہے مثلاً دوسرا کنواں وغیرہ قریب ہے یا اُس کا کام بند ہو جائیگا اور تکلیف ہوگی اگر اُس کی کارروائی دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ اس کنویں والے سے کہا جائیگا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنویں پر آنے کی اجازت دو ورنہ اُسکو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا کر اس کے حوالے کر و البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اُس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کا مملوک ہے مسئلہ اگر ایک شخص دوسرے کے کنویں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ اُس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مشایخ بلخ نے فتوی جواز کا دیا ہے مسئلہ جو پانی برتن یا مشک میں بھر لیا جاوے اُس میں دوسرے شخص کا کوئی استحقاق نہیں البتہ اگر پیاس سے بے قرار ہو جاوے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی حاجت سے زاید موجود ہو اور بقیمت بھی نہ دیتا ہو۔

نشہ دار چیزوں کا بیان

مسئلہ جو چیز پتلی بہنے والی نشے دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ اور اُس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اُس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جاوے ہر جا میں ممنوع ہے یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں مسئلہ اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل شے منجمد ہو جیسے تماکو جائفل افیون وغیرہ اُس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو وہ تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جاوے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اُس کے ترکے میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خرید کی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی اس کا یہ حکم ہے کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں دوسری شرکت عقود ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کریں گے اس شرکت کے اقسام واحکام یہ ہیں مسئلہ ایک قسم شرکت عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اس کا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں اس میں یہ شرط ہے کہ راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے سو اگر دو آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں یہ شرکت صحیح نہیں ہوئی مسئلہ شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھیرے کہ مال تو کم وزیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہو گا یا مال برابر ہے

مگر نفع میں تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے مسئلہ اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہو سکیں ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جاویگا مسئلہ اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہوگیا تو شرکت باطل ہو جائیگی اور ایک شخص بھی کچھ خرید چکا ہے اور دوسرے کا مال ہلاک ہوگیا تو شرکت باطل نہو گی مال خرید دونوں کا ہوگا اور جس قدر اس مال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اُس حصے کیموافق زرثمن اُس دوسرے شریک سے وصول کرلیا جاویگا مثلاً ایک شخص کے دس روپے تھے اور دوسرے کے پانچ دس روپے والے نے مال خرید کرلیا تھا اور پانچ روپے والیکے روپے ضائع ہوگئے سو پانچ روپے والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد واپس کرلیگا یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی اور آئندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا مسئلہ اس شرکت میں دونوں شخصوں کا مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب و قبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے مسئلہ نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہئے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اور اگر یوں ٹھیرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں مسئلہ ایک قسم شرکت کی شرکت صنائع کہلاتی ہے اور شرکت تفصیل بھی کہتے ہیں جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جس کے پاس آوے اُسکو قبول کرلے اور جو مزدوری ملے اُس کو وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے مسئلہ جو کام ایک نے لے لیا دونوں پر لازم ہوگیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کے لئے لیا تو صاحب فرمایش جس طرح اس پر تقاضا کرسکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دیدی تو بھی بری الذمہ ہو سکتا ہے مسئلہ ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ ہے یعنی نہ اُن کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر و پیشہ ہے صرف باہمی

قرار دیا کہ دوکانداروں سے اُدھار مال لے کر بیچا کریں اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اُسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹھیرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم و ہفتم و ہشتم و دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے

تتمہ حصہ نہم

بہشتی زیور

تمہید

چونکہ بہشتی زیور میں مسایل مخصوص بالرجال نہ میں اسی طرح اُسکے حصہ نہم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور اُن کی تتمیم و تکمیل کیلئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اسلئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا معالجات مخصوص بالرجال بھی اسمیں شامل کر دیئے جاویں۔ انکے کاتب بھی مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب ہیں۔ کتبہ اشرف علی عفی عنہ

مردوں کے امراض

جریان اُس کو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کیسے

رنگ کے گریں اُس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جاوے مگر بدن کو نہیں لگتی آدمی ہمیشہ دُبلا اور کمزور زرد رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا دست آجاتے ہیں یا قبض ہو جاتا ہے جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں اُن سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اس واسطے اس کے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں خوب سے علاج کر لیں جریان کی کئی قسمیں ہیں ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھکر خون اور منی میں حدت آجائے اسکی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کیساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن ہوتی ہو اور علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کو زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہو جانا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا۔

علاج یہ سفوف کھائیں گوند ببول کتیرا چینی گوند طباشیر کشتہ قلعی ست بیروزہ دانہ الائچی خرد پھلی ببول ستاور تالمکھانہ موصلی سیاہ موصلی سفید موچرس گوند نیم اندر جو شیریں سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پھر کھانڈ پونے چار تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیہ ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں اگر گائے کی چھاچھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کیلئے بھی مفید ہے پرہیز گائے کے گوشت اور جلد گرم چیزوں سے جیسے میتھی بینگن مولی گڑ تیل وغیرہ جریان اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ بہت پرانا ہو گیا ہو۔

دوسرا سفوف نہایت مقوی اور پیشاب کی سوزش اور اُس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو چھوٹی مائین طباشیر زہر مہرہ خطائی تالمکھانہ تخم بند سُرخ گلاب زیرہ دھنیا پوست بیرون پستہ دانہ الائچی خرد چھالیا کے پھول سب چھ چھ ماشہ املی کے بیجوں کی گری دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کرلیں پھر موصلی سفید موصلی سیاہ ستقاقر

مصری ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر ملا کر مصری چار تولہ پیسکر ملا کر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیہ ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں۔

تیسرا سفوف گرم جریان کیلئے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے ثعلب مصری تخم خرفہ کشتہ قلعی منبلوچن کہربائے شمعی گلنار مغز تخم کدوے شیریں بہمن سرخ سب چھ چھ ماشہ مصطگی رومی دو ماشہ مازو تخم ریحان تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیسکر ملا کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیہ صبح اور ایک شام مصری کے شربت کیساتھ پھانکیں

جریان کی دوسری قسم وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھکر پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادے سے یا بالکل بے ارادے خارج ہوجاتی ہو۔

علاج یہ دوا کھائیں اندر جو شیریں سمندر پھل تخم کونچ تخم پیاز تخم اٹنگن عقرقرحا پونہ چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اُس کی نکال ڈالیں اور زردی اُس میں رہنے دیں پھر ایک پڑیا دوائے مذکور کی لیکر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کرکے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کرکے کھائیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

سفوف مغلظ منی اور ممسک سنگھاڑا خشک اور گوند ببول چھ چھ ماشہ مازو مصطگی رومی تین تین ماشہ نشاستہ تال مکھانا ثعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھانکر مصری ڈھائی تولہ ملاکر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کے ساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا بہت مفید ہے۔

ایک قسم جریان وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہوجاتے اور چربی اُن کی پگھل کر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اس کو جریان کہدیتے ہیں اُس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادے نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اسکے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ پتھری ریگ وغیرہ۔

علاج معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور جریان پیشاب
میں آنیکو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے نسخہ یہ ہے مغز پستہ مغز فندق مغز بادام شیریں
حبۃ الخضرا مغز اخروٹ مغز چلغوزہ مغز حب الزلم ماہی روبیان خولنجان ثعلب مصری بہمن
سرخ بہمن سفید تودری سرخ تودری زرد سونٹھ تل چھلے ہوئے دارچینی قاقلہ سب پونے نو نو ماشے
بالچھڑ ناگرموتھا لونگ کبابہ حب القلقل تخم گاجر تخم شلغم تخم ترب تخم پیاز تخم اسپست تخم بلیون اصیل
اندر جو شیریں درونج عقربی زنجبیل سوا پانچ پانچ ماشہ جوز بوا جوتری چھڑ یلہ پیپل ساڑھے تین تین
ماشہ ثعلب مصری مغز نارجیل جڑوں کا مغز یعنی بھیجا تخم خشخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشے
سورنجان شیریں بوزیدان پودینہ خشک سب سات سات ماشے عود غرقی ساڑھے چار ماشے
زعفران مصطگی رومی سات سات ماشے سب چھیالیس دوائیں ملا کر کوٹ چھان کر شہد خالص
ایک سو پانچ تولہ کا قوام کرکے ملائیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ اور مشک اصلی سوا دو ماشے
پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ چھبیس عدد اور ورق طلا نو عدد تھوڑے شہد میں حل کرکے
خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں اگر قیمت کم کرنا چاہیں عنبر نہ ڈالیں اور اگر تخم بلیون
اصلی نہ ملیں تو نہ ڈالیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانیوالی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن
کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسرے معجون کو کھائیں اس کا نام معجون لبوب بارد ہے
مغز بادام شیریں تخم خشخاش سفید مغز تخم خیارین ایک ایک تولہ مغز تخم کدو شیریں سونٹھ
خولنجان شقاقل مصری دس دس ماشہ مغز تخم خربزہ تخم خرفہ چھ چھ ماشہ کتیرا چار ماشہ مغز چلغوزہ
تودری زرد تودری سرخ تخم گندنا تخم بلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھانکر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ
کا قوام کرکے ملائیں خوراک سات ماشے معجون لبوب کا ایک اور نسخہ اس کا نام معجون لبوب
صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے مقوی دماغ و گردہ و مثانہ
اور دافع نسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے مغز بادام شیریں مغز
اخروٹ مغز پستہ مغز حبۃ الخضرا مغز چلغوزہ مغز حب الزلم مغز فندق مغز نارجیل مغز
حب القلقل تخم خشخاش سفید تودری سرخ تودری سفید تل دھلے ہوئے تخم جرجیر تخم پیاز تخم شلجم
تخم اسپست عود غرقی بہمن سفید بہمن سرخ سونٹھ پیپل کبابہ قرفہ دارچینی قلمی خولنجان شقاقل

مصری تخم بلیون اسپغول سب ایک ایک تولہ (کل ستائیس دوائیں ہیں) خوب کوٹ کر شہد ایک ایک تولہ میں ملا لیں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہیں ہے بعضوں کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جسکو صرف پہلی صورت پیش آوے اُن کو رگانیکی دوا کی احتیاج ہو اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور رگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب بھی بہت غور کے بعد کر سکتا ہے اس لئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔

ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا اس کے کئی سبب ہوتے ہیں ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمہ کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوۃ باہ میں ضرور ضعف ہو جائیگا۔

علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون لبوب صغیر اور معجون لبوب بارد اسکے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونیکا یہ ہے کہ دل کمزور ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔

علاج یہ ہے کہ دوار المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو بہ تکلف کم کریں دواء المسک کا نسخہ حصہ نہم بہشتی زیور میں گذر چکا اور مفرح نسخہ آگے آتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونیکا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے۔

علامت یہ ہے کہ مجامعت سے درد سر یا ثقل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو۔

علاج قوت دماغ کیلئے حریرہ ہیں یا میوہ کھایا کریں حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے مغز تخم کدو مغز تخم خیار تخم خربزہ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیکر سنگھاڑے کا آٹا لعاب مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولہ روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردوں میں ضعف ہو یہ ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردے کا رہا ہے جیسے پتھری ریگ وغیرہ۔

علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون بارد کھائیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے۔

کبھی خواہش نفسانی کم ہونیکا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ علامت اسکی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعف باہ کیلئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوا مقوی باہ مغلظ منی رافع جریان مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ چھوارہ آدھ پاؤ موصلی سفید موصلی سیاہ شقاقل مصری بہمن سفید بہمن سرخ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدو کش میں نکالے ہوئے آدھ سیر ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون

لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر ہیں انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دیکر
ملا لیں اور شہد ایک سیر ذات کر لیں پھر چینی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں
یہ حلوا بن جائیگا پھر ناریل اور پستہ اور مغز پہدانہ چار تولہ مغز بادام شیریں پانچ تولہ
مغز چلغوزہ دو دو تولہ کوٹ کر ملا لیں اور جوزبوا جوتری چھ چھ ماشہ زعفران دو ماشہ مشک
خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑا چار تولہ میں کھرل کر کے خوب آمیز کر لیں خوراک دو تولہ
سے چھ تولہ تک جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔

حلوائے مقوی باہ و مقوی معدہ و بھوک لگانیوالا دافع خفقان و مقوی دماغ و چہرے پر رنگ لانیوالا

سوجی پاؤ بھر گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنا لیں پھر طباشیر دانہ
الائچی خورد دارچینی قلمی چھ چھ ماشہ گاؤزبان گل گاؤزبان ایک ایک تولہ ثعلب مصری چار تولہ
کوٹ چھان کر ملا لیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ زعفران ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں گھسکر
ملا لیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ مغز نارجیل مغز کدوی شیریں چار چار تولہ خوب کوٹ کر
ملا لیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کر کے سارے حلوے میں خوب
ملا لیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا زچہ عورتوں
کو بھی نہایت موافق ہے یہ حلوا ضعف باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو
گاجر کا حلوا مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانیوالا دافع سرعت و مقوی
گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر بیچ میں سے دو ٹکڑے کر کے کدوکش میں نکالیں اور مغز نارجیل
اور چھوارہ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں پھر ثعلب مصری شقاقل مصری
بہمن سرخ بہمن سفید موصلی سفید موصلی سیاہ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے
کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو
سیر ڈال کر حلوا بنا لیں پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی جوزبوا جوتری چھ چھ ماشہ اندر جو شیریں

ستا اور دو دو تولہ الائچی خورد چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں مغز پستہ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کرکے خوب آمیز کرلیں خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا بھی ضعف باہ کی اُس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوا مقوی باہ و مغلظ نافع درد کمر و درد ریحی سنگھاڑے کا آٹا مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر گھی آدھ سیر میں بھونیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر حلوا کرلیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں یہ حلوا اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ کبھی ہو چکا ہو سرد مزاج عورتوں کے لئے بہت مفید ہے بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت زیادہ ہوجاتی ہے اس میں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی اختصاص ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں طباشیر مصطگی رومی جدوار جوترکی دارچینی قلمی ثعلب مصری شقاقل مصری بہمن سرخ بہمن سفید درونج عقربی پوست بیرون پستہ نشاستہ جند بید ستر مغز چلغوزہ سونٹھ بزرالبنج سفید سب چار چار رتی ماہی روبیاں تین ماشہ مغز بادام شیریں ایک دانہ زعفران دو رتی خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں پھر مشک خالص دو رتی عنبر خالص دو رتی ورق نقرہ سات عدد ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کرکے خوب ملالیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹے قبل مجامعت سے کھائیں اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونیکے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آیندہ زکام نہ ہوا اور اگر افیون کھانیوالا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھائے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بتدریج اس کو بھی چھوڑدے **دوسری قسم کی گولی** مانع سرعت عقرقرحا مازو سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ تخم ریحان تین تولہ مصطگی رومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹہ پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں ۔

غذا مقوی باہ اور مغلظ منی اُڑد کی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اتنا اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جاوے ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کر لیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لیکر پیس کر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر بلا پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں جریان کے واسطے بھی از حد مفید ہے۔

غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمر و مقوی گردہ وغیرہ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہجاوے پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال چنے عمدہ بڑے دانے کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کر کے پیس کر مصری ہموزن ملا کر رکھیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں +

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہجائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چاء کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں +

غذا مقوی باہ و مقوی بدن مولد منی اور فربہی لانیوالی مغز حب القلقل مغز بادام شیریں مغز فندق مغز اخروٹ پانچ پانچ تولہ مغز نارجیل مغز چلغوزہ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملالیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں۔

حلوا مقوی باہ و معدہ چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی گھی میں خفیف بھون لیں پھر برابر ان کے

ے قانون ۱ے قانون ے فی القانون مفردہ جلد ۲ مکانہ البندق لکن وجدنا فی المخزن البندق ہو الجوز فی القانون ایضا فی ہذہ النسخۃ الجوز فرضنا مکان البندق بدلہ اعنی الجوز و مکان الجوز ایضا بدلہ اعنی حب الصنوبر ۱۲ قانون

مغز چلغوزہ لیں اور دونوں کو اتنے شہد میں ملالیں کہ جس میں گوندھ جائے پھر مصطگی رومی اور
دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملالیں اور سینی میں ڈال کر جمالیں اور ٹکلیاں کاٹ کر
رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔

دوائکم خرچ مقوی باہ چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو رکھیں
صبح کو چنے پانی سے نکال کر ایک ایک کر کے کھالیں بعد ازاں وہ پانی شہد ملا کر پی لیں بعض
لوگوں کو اس سے بیحد نفع ہوا۔

بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا ذکر

گوشت مرغ گوشت گوسپند نر فربہ پرندوں کا گوشت نیم برشت انڈا خاص کر دارچینی اور کالی
مرچ اور خولنجان کے ساتھ یا نمک سلیمانی کے ساتھ مچھلی کے انڈے چڑوں اور کبوتروں کے سر
سر گھی دودھ چاول انڈوں کا خریزہ یعنی خاگینہ۔

معجون زرعونی کا نسخہ۔ کالی مرچ پیپل سونٹھ خرفہ دارچینی قلمی لونگ ایک ماشہ تودری سرخ
تودری سفید بہمن سرخ بہمن سفید بوزیدان اندر جو شیریں قسط شیریں ناگر موتھ بالچھڑ تین تین ماشہ
کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولہ میں ملا کر رکھیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں یہ معجون طبیعت
میں جوش پیدا کرتی ہے اور جس کو پیشاب زیادہ آتا ہو اُس کو بیحد مفید ہے۔

معجون مقوی باہ مولد منی مقوی اعصاب و دماغ مغز پستہ مغز چلغوزہ مغز
بادام شیریں مغز اخروٹ مغز فندق انجیر مغز نارجیل حب السمنہ تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ کشمش
پانچ تولہ خوبانی خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بیدانہ دو تولہ حب القرطم تین تولہ نبولہ تین تولہ ان تینوں
کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب جوش خوب آجاوے ملکر چھان کر شہد ۴۸ تولہ قند سفید اڑتالیس
تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کریں پھر شقاقل مصری خولنجان ستاور
تج قلمی ایک ایک تولہ بسباسہ لونگ جائفل عقرقرحا مالکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں پھر چاندی کے
ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھ رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملالیں۔
خوراک ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ یا بلا دودھ کے یہ معجون قریب باعتدال ہے ہر مزاج کے

موافق ہے اگر اس میں دو ماشہ کشتہ خبث الحدید اور ملالیں ایک تولہ ہر روز ایک مربے کے آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیوڑا چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فیرینی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں اسی طرح ایک چلہ پورا کر لیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اس لئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو

معجون مقوی باہ مولد منی اور کم قیمت بھنے ہوئے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائیں جب حلوا سا ہو جائے گائے کا گھی یا جو گھی مل جائے پانچ تولہ شہد خالص پانچ تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کریں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے۔

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔

علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں ہڑتال طبقی سنکھیا سفید میٹھا تیلیہ نوشادر چاروں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیس کر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملالیں اور پارہ دو تولہ اس میں خوب حل کر لیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بیحد مفید ہے اس طلا سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعضوں کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکے میں ملا کر ملدیں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جاوے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم

کرنے کی تدبیر کی جائے بعد ازاں قوت کی۔

نرم کرنے کی دوا یہ ہے بیخ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہو جائے ملکر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر مرغی کی چربی بط کی چربی گائے کی نلی کا گودہ موم زرد دو دو تولہ آگ پر رکھ کر یکذات کرلیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھے گھنٹے کے بعد گل بابونہ اکلیل الملک بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکا کر چھان کر اس پانی سے دھاریں تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جبتک کجی دور ہو اسکو استعمال کریں پھر قوت کیواسطے وہ طلا جو پہلی قسم میں گذر چکا ہے بترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے۔

اور یہ طلا بھی مفید ہے مغز تخم کرنجوا جائفل لونگ دو دو ماشہ باریک پیسکر سینڈھ کے دودھ سے گوندھکر گولیاں بنالیں پھر بوقت ضرورت ذراسی گولی ملکے تین چار بوند تیل میں گھس کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ مرض اکثر جلق سے یا لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج مینڈک کی چربی سوا تولہ عاقرقرحا ساڑھے دس ماشے گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ۔ اوّل گھی کو گرم کریں پھر چربی ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھکر اُتار لیں اور عقرقرحا باریک پیسکر ملا کر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہو جائے پھر نیم گرم لیپ کر کے پان رکھکر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔

تنبیہ مینڈک دریائی لینا چاہئے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اُس کا جائز نہیں دریائی کی پہچان یہ ہے کہ اُس کی اُنگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بط کی اُنگلیوں میں ہوتا ہے اگر دریائی مینڈک ملنا دشوار ہو تو بجائے اُس کی چربی کے روغن زیتون یا بلسان یا گائے کی چربی یا مرغی کی چربی یا بط کی چربی ڈالیں۔

اس مرض کیواسطے سینک کا نسخہ ہاتھی دانت کا برادہ ۲ تولہ مالکنگنی کا تیل نو نو ماشہ انبہ ہلدی ایک تولہ۔ میدہ لکڑی مصطگی رومی دارچینی قلمی عاقرقرحا تین تین ماشہ

لونگ ۲ ماشہ تج پانچ ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھ کر ال کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک
کریں ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن سینک کریں ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے عمدہ تدبیر یہ
ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جسمیں مینڈک کی چربی ہے اُس کے بعد ایک ہفتہ یا تین دن
یہ سینک کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گذرا
جس میں نوشادر اور پارہ بھی ہے۔

تیسری قسم ضعف باہ کی

یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اس کے لئے کھانے کی دوا
کی بھی ضرورت ہے اور کھانے کی دوائیں قسم اوّل میں اور لگانے کی قسم دوم میں
بیان ہوئیں غور کر کے اُن میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بااوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور کوئی زہریلی دوا ہوتی ہے
لہذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ
پہنچ جائے مبادا کوئی کھالے خاصکر طلا وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اس کا خیال
رکھیں کیونکہ طلا بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں طلا کی شیشی پر اُس کا نام جبکہ لفظ زہر ضرور
لکھدیں اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھائے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا
یا طلا منگایا ہو اُس سے دریافت کریں کہ اسمیں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج بھی لکھا
جاتا ہے اگر خواہش نفسانی کی زیادتی ہو بوجہ جوش جوانی اور مجرد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج
شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں تخم کاہو تخم خرفہ پینتیس ماشہ دھنیا ساڑھے

دس ماشہ گلنار گل نیلوفر گل سرخ سات سات ماشہ کا فور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اشغول مسلم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردے کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بیحد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے یا خفیف سا بخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جس میں پہلی دوا گوند ببول ہے اور گائے کے چھاچھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے اُس میں تخم خرفہ تخم کاہو گل نیلوفر تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثنا میں جریان کی یا کثرت احتلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کیلئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں ان کے نسخے ضعف باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں +

کثرت احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے اور کبھی سردی سے اس کا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا جریان کے باب میں سے غور کرکے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے۔ **فائدہ** جماع فعل طبعی ہے اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہے مگر کثرت اس کی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعف بصر ثقل سماعت چکر رعشہ درد کمر درد گردہ کثرت پیشاب ضعف معدہ ضعف قلب خصوصاً جس کو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اس کو جماع نہایت مضر ہے غذا سے کم از کم تین گھنٹے کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلو اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغ فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو +

فائدہ جس کو کثرت جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور آرام

اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پیئے یا حلوائے گاجر کھائے یا نیمبرشت انڈا یا گوشت کی یخنی کا استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چمیلی کا تیل یا بابونہ کا تیل ملے رعشہ کیلئے یہ دوا مفید ہے شہد لیکر چاندی کے ورق تین عدد اُس میں خوب حل کرکے چاٹ لیا کریں جسکو جماع سے ضعف بصارت ہوگیا ہو وہ دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن چمیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوائے گاجر یا انڈا کھالیا کریں اور ان تدابیر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہو اس بارے میں سب سے بہتر وہ دودھ ہے جس میں سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اُٹائے گئے ہوں۔

فائدہ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلہ یا دھتورہ وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کیلئے وہ گولی کافی سمجھیں جو سُرعت کے بیان میں مذکور ہوئی جس میں سونے کے ورق بھی ہیں +

چند متفرق نسخے

طلا مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا چیونٹے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چمیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کرکے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکری کی مینگنیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چیونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سُرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل ملکر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔

دوا مجفف رطوبت و مضیق - مازو دو ماشہ شگوفہ ازخر ایک ماشہ کوٹ چھانکر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کرکے استعمال کریں۔

لڈو مقوی باہ - چھوارے چنے بھنے ہوئے پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے